دردِشناسائی

محمد اصغر میرپوُری

ادبستان ○ لاہور

انتساب

ادب دوست اور علم پرور شخصیت

پروفیسر منیر احمد یزدانی

کے نام

جن کی دوستی میرے لئے قیمتی اثاثہ ہے۔

وہ بدل گیا ہے بے درد زمانے کی طرح
اب ملتا ہے کسی بیگانے کی طرح

میں دل سے انہیں کیسے جدا کردوں
اس کی یادیں ہیں خزانے کی طرح

ترتیب

......☆☆......

حرفِ اوّل

ہر حمد وثناء اپنے اللہ کے لیے، بے شمار درود وسلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں اتنا کچھ لکھا ہے کہ اب میرے پاس جتنا الفاظ کا ذخیرہ تھا وہ ختم ہوتا جا رہا ہے دوسرا مجھے جلدی میں یہ مجموعہ چھپوانے کو دینا ہے اور کام زیادہ ہیں وقت کم بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ منصوبے انسان اتنے بناتا رہتا ہے جو زندگی میں کبھی مکمل نہیں ہوتے۔

اب بار بار اپنے سخن کے بارے میں کیا لکھوں آپ پڑھ کر خود ہی فیصلہ کر لیں۔

میرا یہ ''آزاد غزلوں'' کا مجموعہ اگر آپ لوگوں کو پسند آ گیا تو سمجھوں گا میری محنت کا مجھے پھل مل گیا اگر کوئی کمی رہ گئی تو انشاء اللہ اگلی دفعہ دور کر دوں گا۔

میرا یہ شعری مجموعہ ''دردِ شناسائی'' بڑی کاوش و لگن سے تیار کیا ہے۔ یہ سب کچھ لکھنے سے میرا مقصد نہ شہرت نہ دولت کمانا ہے بلکہ میری تو یہ سوچ ہے کہ اگر میرے پاس کچھ بانٹنے کے لیے ہے تو میں کیوں نہ یہ سخن کا خزانہ سب کے ساتھ بانٹوں۔ شاید کوئی اسے پڑھ کر مجھے دعا دے تو میری بھی دنیا بدل جائے میں دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔

میں پروفیسر منیر احمد یزدانی صاحب کا بے حد ممنون ہوں کہ وہ میرے کلام کی نہ صرف تصحیح وترتیب فرماتے ہیں بلکہ اس کی اشاعت کے سلسلے میں میری رہنمائی بھی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو بلند اقبالی عطا فرمائے۔

میرا کلام پڑھنے سے قبل ایک بات ذہن میں رہے کہ آپ اسے ایک نقاد کی نظر سے پڑھیں گے تو مزہ نہیں آئے گا، اگر ایک عام آدمی کی طرح پڑھیں گے تو سرور آئے گا۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

محمد اصغر میرپوری

غزلیات

جب پیار کرتا ہوں تو کمال کرتا ہوں
دشمنی بھی بڑی بے مثال کرتا ہوں

تقدیر کے لکھے پہ سر تسلیم خم کرتا ہوں
میں کسی بات کا نہ کبھی ملال کرتا ہوں

وہ شرم کے مارے پانی پانی ہوجاتا ہے
جب اس کے سامنے تعریفِ جمال کرتا ہوں

آنکھوں سے آنسو کا جھرنا بہنے لگتا ہے
تنہائی میں جب اس کی سمت خیال کرتا ہوں

......☆☆......

میں نے اسے پیارکیا یہ میرا قصور تھا
مگر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھا

اس کے پیار نے مجھے خوشیاں لٹا دیں
ورنہ میرا سنسان جیون بہت رنجور تھا

وہ میرے ہر سکھ دکھ میں شریک رہا
جو دل کے قریب آنکھوں سے دور تھا

جس نے غم کی آندھیوں سے ہار نہ مانی
مجھ سے بچھڑتے وہ اداس ضرور تھا

......☆☆......

اے دوست میرا حال زار نہ پوچھ
تیرے بن سُونا ہے گلزار نہ پوچھ

تو کیا جانے کیسے جی رہا ہوں
موسم گل میں تیرے بغیر نہ پوچھ

مرنے کے بعد آنکھیں کھلی نہ رہ جائیں
شدت سے ہے تیرا انتظار نہ پوچھ

سینے میں تیرے جدائی کا درد لیے
اب کی بار کیسے گزری ہے بہار نہ پوچھ

ان حروف کو کالی سیاہی نہ سمجھ
خون جگر سے لکھے ہیں اشعار نہ پوچھ

......☆☆......

ہم سے بچھڑ کر کیا حال ہے تمہارا جانم
ہم نہیں ہیں تو اب کس پہ ڈھاتے ہو ستم

یاد ہے تم کہتی تھی تنہا جی نہ سکو گے
دیکھو تمہارے بن بھی جی رہے ہیں ہم

تمہارے جانے کے بعد پرسکون ہے زندگی
اب مجھے سردرد بھی ہوتا ہے بہت کم

بزرگوں سے سنا ہے کہ سچ کڑوا ہوتا ہے
میری کھری کھری باتیں سن کر ہونا نہ برہم

اب اس سے مزید ہم کچھ کہہ نہیں سکتے
حقیقت یہ ہے کہ ہمیں آنے لگی ہے شرم

......☆☆......

غم کے منجدھار میں ہے کشتی میری
تیرے بن ویران ہے دل کی بستی میری

میں نے دل و جان وار دیئے جس پر
اس ستمگر نے چھینی ہے ہنسی میری

اس کے ملنے سے زیست میں اجالا ہوگا
جو چھین کے لے گیا آنکھوں کی روشنی میری

میری کسی بات کا اسے کبھی یقیں نہیں آتا
وہ ہر بات کو سمجھتا ہے ریاکاری میری

ہجر میں بھی لیں گے یادوں کے سہارے
زندگی بھر اسے یاد آئے گی یاری میری

......☆☆......

ہم نے بھی پیار کیا تھا ایک دیدہ ور سے
آج اس نے نکال دیا ہمیں دل کے گھر سے

جب بھی اپنی حالت پہ اپنی نظر پڑتی ہے
پھر سارا دن رہتے ہیں ہم دیدہ تر سے

اب ہم نے دل سے وعدہ کر لیا ہے
اگر پیار کیا تو کریں گے وفا کے پیکر سے

اس کی تلاش میں آج گھر سے نکلے ہیں
شائد ملاقات ہو جائے کسی حسیں تر سے

......☆☆......

میری نظر میں جتنا حسیں میرا خیال ہے
کچھ ایسا ہی سندر اس کا حسن و جمال ہے

میرے سخن نے نکھارا ہے حسن کو
لگتا ہے یہ سب میری شاعری کا کمال ہے

میں اس کی کس بات کی تعریف کروں
وہ تو سندر تھا کہ اک جیتی جاگتی مثال ہے

اس سے دور رہ کر کیسے گزرے گی زندگی
ہجر کے پہلے سال میں ہی برا حال ہے

وہ تصور میں ہر پل میرے ساتھ رہے گا
اسے بھولنا اصغؔر کے لئے بڑا محال ہے

......☆☆......

سنا ہے کہ وہ میرے گھر آ رہے ہیں
اسی لئے ہم اپنے بام و در سجا رہے ہیں

بجلیوں سے کہہ دو وہ اس سمت نہ آئیں
مدت کے بعد ہم اپنا نشیمن بنا رہے ہیں

وہ گھر بیٹھے خوشی سے جیے جا رہے ہیں
ادھر ہم ان کے انتظار میں آنسو بہا رہے ہیں

ان کو ہم سے محبت تھی مرتے دم تک رہے گی
نہ جانے کیوں وہ قسمت کا لکھا مٹا رہے ہیں

کل تک آپ گر میرے غریب خانے پہ نہ آئے
تو سمجھ لینا ہم اس دنیا سے جا رہے ہیں

......☆☆......

تیری یادوں کے سوا دل میں کچھ نہ بچا ہے
تم سے دور رہنا شاید میرے گناہوں کی سزا ہے

دن رات اداس رہنا کسی سے کچھ نہ کہنا
سبھی لوگ پوچھتے ہیں تجھے ہوا کیا ہے

نہ محبتوں بھری باتیں نہ وہ دیدار کی سوغاتیں
سوچتا ہوں اب اس دنیا میں رکھا کیا ہے

اے دوست میں تیرے انتظار میں بیٹھا ہوں
اب تو ہی بتا دے کہ اب تیرا فیصلہ کیا ہے

پہلے فون پہ کبھی حال تو پوچھ لیتے تھے
ہمیں اتنا تو بتا دیں کہ ہماری خطا کیا ہے

......☆☆......

تیری فرقت میں ہر پل تڑپتا رہتا ہوں
پیاسی روح کی طرح بھٹکتا رہتا ہوں

تیرے پیار نے غم سہنے کا عادی کر دیا
اب مسکرا کر میں درد سہتا رہتا ہوں

بزمِ تصور میں شمع جلائے رکھتا ہوں
وہ جب آئیں حالِ دل سناتا رہتا ہوں

مانگتا رہتا ہوں تیرے وصل کی دعا
تیرے ہجر میں راتوں کو روتا رہتا ہوں

شاید وہاں کوئی تیرا نشاں مل جائے
تیری یادوں کے کھنڈر کھودتا رہتا ہوں

......☆☆......

میرے یار کو گر مجھ پہ پیار آ جائے
زیست میں ایک بار پھر بہار آ جائے

میں اسے ایک معجزہ ہی سمجھوں
جو ڈاک میں پیغام وصل یار آ جائے

موت سے ڈر کر اسے چھوڑ نہیں سکتا
میرے سامنے گر صلیب و دار آ جائے

میں آج کے دن کو بھی عید سمجھوں
میرے غریب خانے پہ گر میرا یار آ جائے

اسے دیکھ کر میں اپنی ہستی بھلا دوں
میرے سامنے جو اُس کا لب و رخسار آ جائے

......☆☆......

جو بھی مل جائے اسی پہ قناعت کرتا ہوں
خدا سے کب زیادہ کی حسرت کرتا ہوں

میرے دامن میں اس کے سوا کچھ نہیں
دنیا میں تقسیم محبت کی دولت کرتا ہوں

دل گر آنکھوں میں کوئی چہرہ بسا لے
میں کبھی نہ اس سے بغاوت کرتا ہوں

گمراہ لوگ حق بات نظر انداز کرتے ہیں
میں انہیں اچھے کاموں کی ہدایت کرتا ہوں

جب وہ دل کی محفل میں مدعو کرتے ہیں
میں ان کے دل میں برپا قیامت کرتا ہوں

......☆☆......

دیوانہ ہو گیا اس کے خدوخال دیکھ کر
میرے ہوش کھو گئے اس کی چال دیکھ کر

جو حسرت دل میں باقی رہ گئی تھی
وہ پوری ہوگئی اس کا جمال دیکھ کر

اس کی ثناء میں جب اشعار لکھنے بیٹھا
میں دنگ رہ گیا اپنا خیال دیکھ کر

کہا میرا دل خرید لو ، دوں گا سستے میں
بولے ہم قیمت دیتے ہیں مال دیکھ کر

اس کے آنسو رکنے کا نام نہ لیتے تھے
اصغؔر کا دیوانوں جیسا حال دیکھ کر

......☆☆......

ہم دونوں کے درمیاں جب گفتار ہوتی ہے
بات بات پہ ہمارے درمیاں تکرار ہوتی ہے

جب لڑنے جھگڑنے سے فارغ ہوتے ہیں
اس کے بعد گفتگو بڑی مزے دار ہوتی ہے

اس گھڑی وہ تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں
جب میری کشتی بیچ منجدھار ہوتی ہے

انسان کو جب کوئی صورت پیاری لگتی ہے
پھر اس کے دل میں محبت بے دار ہوتی ہے

کسی سے عہد و پیماں کرنے سے قبل سوچ لینا
کہ پیار و محبت کی راہ بڑی پر خار ہوتی ہے

......☆☆......

کبھی ہر روز اس سے ہوتی تھی بات
اب سپنوں میں بھی ہوتی نہیں ملاقات

اس کے دل میں پیار ہی پیار رہتا ہے
مگر اس میں سے وہ کرتا نہیں سوغات

میں خود کو بڑا خوش نصیب سمجھوں
گر مجھے مل جائے اس ستم گر کی چاہت

کسی کی چاہت بنا زندگی موت برابر ہیں
محبت مردہ دلوں کو بخشتی ہے حیات

اس کی الفت سے میں سدا کے لیے امر ہو جاؤں
یوں لگے جیسے مجھے مل گیا آبِ حیات

......☆☆......

خوش قسمتی سے جب کبھی اس کی دید ہوتی ہے
آنکھوں کو اسے دیکھنے کی حسرت مزید ہوتی ہے

وہ کسی بہانے سے اپنی صورت دکھا دیتی ہے
جس روز اسے دیکھنے کی نہ کوئی امید ہوتی ہے

جب اس کے حسن پہ میری نظر پڑتی ہے
وہ کیا جانے اس گھڑی اصغؔر کی عید ہوتی ہے

میری نظر ان کے در سے ہٹنے کا نام نہیں لیتی
مگر وہ باہر نہیں آتے جب سردی شدید ہوتی ہے

اصغؔر جیسے صاف دل کو لوگوں کی کوئی قدر نہیں
یہ دنیا دھوکے باز پیروں کی مرید ہوتی ہے

......☆☆......

بچ نہ پائے نظر کے ساحر سے
گھائل ہوگئے پہلی نظر سے

جب سے ہماری آنکھ لڑی ہے
دنیا سے ہوگئے ہیں بے خبر سے

انہیں دیکھتے چہرہ کھل اٹھتا ہے
اظہار نہیں کرتے زمانے کے ڈر سے

ہر روز ان کے نام اک خط لکھتا ہوں
دے دوں گا جب گزریں گے اِدھر سے

ہمارے دل میں محبت ہی محبت ہے
پھر بھی کوئی پیار کرتا نہیں اصغؔر سے

......☆☆......

میں جب بھی اپنے محبوب کو کال کرتا ہوں
ہر بار میں اُس سے عرض وصال کرتا ہوں

وہ جب میری درخواست مسترد کر دیتا ہے
اس کے بعد اس سے کوئی نہ سوال کرتا ہوں

دل کی بے قراری کو دیکھ کر خیال آتا ہے
کسی کی محبت میں کیوں اپنا برا حال کرتا ہوں

مجھ سے دور رہ کر گر اسے خوشی ملتی ہے
میں کیوں اس بات کا اتنا ملال کرتا ہوں

اس ستم گر کو اس بات کی بھلا کیا پرواہ
کہ میں زندگی سے زیادہ اس کا خیال کرتا ہوں

......☆☆......

میرے دل میں اس کا آشیانہ ہے
جس کے دل میں میرا ٹھکانہ ہے

دونوں کو کسی سے کوئی حاجت نہیں
اپنا یارانہ بھی کتنا بے لوث یارانہ ہے

میں اپنا غم کسی کے ساتھ نہیں بانٹتا
میرے پاس تیری عطا یہی نذرانہ ہے

تیری یادیں بینک کے لاکر میں رکھی ہیں
میرے پاس اک وہی انمول خزانہ ہے

وہ روٹھتے رہے اور ہم مناتے رہے
اپنی محبت کا صرف اتنا سا افسانہ ہے

......☆☆......

اسے دیکھ کر دل پہ اختیار نہیں ہوتا
دور مجھ سے کبھی میرا یار نہیں ہوتا

وہ ستم گر جب میرے پاس نہیں ہوتا
میرے دل کا موسم خوشگوار نہیں ہوتا

جو چاہت کو اک مشغلہ سمجھتے ہیں
ان کے مقدر میں سچا پیار نہیں ہوتا

خوشیوں کی ساتھی ہے ساری دنیا
برے وقت میں کوئی کسی کا یار نہیں ہوتا

......☆☆......

محبت کیا ہے مجھے یہ بتایا اُس نے
زیست میں چاہت کا دیا جلایا اُس نے

میری زندگی کسی جہنم سے کم نہ تھی
اُسے اپنے پیار سے جنت بنایا اُس نے

غموں کی دلدل میں پھنسی تھی زندگی
خوشیوں کو زیست میں بسایا اُس نے

میں نے اس کی چاہت کی قدر نہ کی
پھر بھی کوئی شکوہ نہ لب پہ لایا اُس نے

......☆☆......

میرے سامنے جب اس کا شباب آیا
لگا آنکھوں میں کوئی خواب آیا

ہر روز ایک خط بھجوا دیتے ہیں
مگر آج تک نہ کسی کا جواب آیا

دنیا کی ہر چیز میرے مولا کی ہے
تم کبھی نہ کہنا زمانہ خراب آیا

سارا دن جشن مناتے گزر جائے گا
آج اُن سے مل کر دل بے تاب آیا

مجھے ملنے جب وہ بے نقاب آیا
لوگ پوچھنے لگے کہاں سے یہ مہتاب آیا

......☆☆......

ان کے دل میں بنیاد رکھ دی ہے آشیانے کی
انہیں حاجت نہیں رہے گی کسی اور کو بسانے کی

محبت کے ہر امتحاں میں ہم سرخرو ہوئے
انہیں عادت سی ہوگئی ہے ہمیں آزمانے کی

اپنے سخن میں کچھ حقیقت بھی ہوتی ہے
ہم قسم نہیں کھاتے ستارے توڑ لانے کی

تم سے پیار کرکے اتنا فائدہ ہو گیا ہے
اب عادت سی ہوگئی ہے آنسو بہانے کی

......☆☆......

مجھے وہ جگمگاتی راتیں یاد آتی ہیں
تیری بخشی ہوئی سوغاتیں یاد آتی ہیں

ہم دونوں جن میں بھیگ جاتے تھے
ہمیں آج بھی وہ برساتیں یاد آتی ہیں

میرے آنسو رکنے کا نام نہیں لیتے
جب تیری پیاری باتیں یاد آتی ہیں

دنیا والوں سے چھپ چھپ کر ملنا
نہ بھولنے والی ملاقاتیں یاد آتی ہیں

کوئی دن نہ گزرتا تھا تیری دید بِنا
اب بار بار وہ چاہتیں یاد آتی ہیں

......☆☆......

وہ جو میری چاہت سے انجان ہے
وہی ظالم میری جند جان ہے

اُس کے دل میں محبت جاگے گی
اِس بات پہ میرا پختہ ایمان ہے

اُسے اپنے گھر کی رانی بناؤں
صرف اتنا ہی میرا ارمان ہے

وہ کبھی مجھے یاد نہیں کرتے
مگر میرا اُن کی سمت دھیان ہے

وہ ایک بار آزما کے تو دیکھ لے
اس کی خاطر حاضر اپنی جان ہے

......☆☆......

وہاں اپنی جگہ بنانا بڑا آسان ہے
میرے دل میں جو پیارا سا مکان ہے

میری خاطر آپ نے جو نقل مکانی کی
مجھ پہ آپ کا یہ بہت بڑا احسان ہے

آپ اسے اپنا ہی گھر سمجھیں گے
یہاں آپ کی تفریح کا ہر سامان ہے

آپ چند دن یہاں رہ کر تو دیکھ لیں
پھر کہیں نہ جائیں گے میرا ایمان ہے

خدا کے لیے اسے کبھی چھوڑ نہ جانا
آپ کے دم سے یہاں آن بان ہے

......☆☆......

کسی نے دل میں پیار جگا دیا ہے
ہماری زیست کو جنت بنا دیا ہے

میرے خط کا اس نے جواب نہیں دیا
ہمیں اس سے پیار ہے اسے بتا دیا ہے

اب اسے مجھ سے محبت نہیں رہی
اس نے اپنا آخری فیصلہ سنا دیا ہے

اس کی جدائی کا غم شاید سہہ نہ پاتے
اک مہرباں نے چاہت کا دیا جلا دیا ہے

جس دن سے مجھے نیا پیار ملا ہے
اس دن سے پرانے لوگوں کو بھلا دیا ہے

......☆☆......

دل اب اس کے در سے اٹھتا نہیں ہے
یہ باغی میری کوئی بات سنتا نہیں ہے

کیسے سمجھاؤں یہ سمجھتا نہیں ہے
جو دل پہ قابض ہے وہ چھوڑتا نہیں ہے

اسے گھر بدلنے کی عادت ہو گئی ہے
اب یہ کہیں ایک جگہ ٹھہرتا نہیں ہے

یہ سارا دن مسافت میں رہتا ہے لیکن
دن بھر چلتے چلتے تھکتا نہیں ہے

نہ جانے کون اسے یاد آتا رہتا ہے
اب بھولے سے کبھی ہنستا نہیں ہے

......☆☆......

خدا کرے ہماری محبت سلامت رہے
ان کا دل میرے پاس امانت رہے

ہمارے الفاظ ہی سچائی کا ثبوت ہوں
چاہت میں کچھ بھی نہ ضمانت رہے

تو گر سدا کے لئے میری ہوجائے
دل میں پھر کوئی نہ حسرت رہے

زمانہ ہماری محبت کو یاد رکھے
ہر کسی کو یاد یہ چاہت رہے

ہم دونوں ایسے ٹوٹ کر پیار کریں
اک دوجے سے کوئی نہ شکایات رہے

......☆☆......

میرے ذہن میں تیرا ہی خیال ہے
دل میں تیری جدائی کا ملال ہے

تم سے دور رہ کر بھی جی رہا ہوں
لگتا ہے اب مزید اور جینا محال ہے

اتنے غموں کے ساتھ جی رہا ہوں
میرے لیے یہ بھی اک کمال ہے

تیرے ہجر کے ساتھ جیئے جا رہا ہوں
مگر میرے دل میں امیدِ وصال ہے

مجھ سے بچھڑ کر کیسے جی رہے ہو
اصغؔر کا تم سے اتنا ہی سوال ہے

......☆☆......

آدھی رات ہے نیند بھی آئی ہوئی ہے
تیری یادوں کی بزم سجائی ہوئی ہے

تیری صورت کے سوا اور کچھ یاد نہیں
اک تو ہی میرے ذہن پہ چھائی ہوئی ہے

تیری جدائی کے زنداں میں اک عمر کٹی
اب زندگی بھی ہم سے شرمائی ہوئی ہے

شب گزرتی ہے اس سے تیری باتیں کرتے
اپنے تخیل سے ایسی محبوبہ بنائی ہوئی ہے

......☆☆......

تو جب کبھی میرے خوابوں میں آجاتی ہے
جی بھر کر میرے ساتھ ہنستی مسکراتی ہے

رات بھر محبت بھری باتیں سنا سنا کر
پتہ نہیں چلتا اور ساری شب بیت جاتی ہے

ایسے پیارے فراخ دل دوست کی دوستی
کسی مقدر والے کے حصے میں آتی ہے

میری زیست میں اور تو کوئی غم نہیں
مگر تیری یاد مجھے ہر پل ستاتی ہے

میں وہ مقدر کا مارا انسان ہوں جاناں
جن لوگوں سے قسمت روٹھ جاتی ہے

......☆☆......

وہ جو سب سے ہے حسیں و خوبرو
اسے ڈھونڈتے پھرتے ہیں کوبہ کو

ایک بار اس سے ہوئی تھی گفتگو
سانسوں سے آج بھی آتی ہے خوشبو

دل کہتا ہے کہ ہم پہلے بھی ملے ہیں
اب مجھے وہی نظر آتی ہے ہر سُو

اپنے دیوانے کی آکر حالت تو دیکھ
سینہ چھلنی ہے آنکھوں سے بہتا ہے لہو

اس کی اُلفت میں جو زخم ملے اصغؔر
اس شعلہ رو کو کرنا ہوگا ان کا رفو

......☆☆......

جب کبھی اُس کا خط مل جاتا ہے
میرا اجڑا ہوا گلشن کِھل جاتا ہے

آج کسی نے نظر انداز کیا تو خیال آیا
کہ انسان وقت کی طرح بدل جاتا ہے

بڑی مدت بعد اس کے درشن ہوئے تھے
اب ہر روز دکھا کے اپنی شکل جاتا ہے

جو کوئی دل کا مہمان بن کر آتا ہے
وہی چور کی طرح چرا کر میرا دل جاتا ہے

اصغؔر کی زندگی میں دوبارہ آ نہیں سکتا
جو ایک بار میری زیست سے نکل جاتا ہے

......☆☆......

چاہت میں آہیں ہیں نالے ہیں جدائی ہے
زندگی بھی اپنی نہیں وہ بھی پرائی ہے

جو ایک بار کسی کی محبت کا اسیر ہوجائے
اُلفت کے قیدی کی کبھی ہوئی نہ رہائی ہے

یہ دو پیار کرنے والوں کو ملنے نہیں دیتی
کتنی بے درد میرے مولا تو نے دنیا بنائی ہے

کل اس نے پوچھا تیرا پڑوسن سے کیا ناطہ ہے
کہا تُو زندگی اور پڑوسن میری ہمسائی ہے

......☆☆......

چلو کسی کا دل چرا کے دیکھتے ہیں
پھر اُس میں اپنا گھر بنا کے دیکھتے ہیں

اگر نہیں ملنے کی فرصت نہیں ہے
ہم اُن کے شہر جا کے دیکھتے ہیں

میرا پیار گر سچا ہے تو وہ ضرور آئے گا
اُس کی راہ میں پلکیں بچھا کے دیکھتے ہیں

اصغؔر سے کسی نے دوستی نبھائی نہیں
ہم اُس سے دوستی نبھا کے دیکھتے ہیں

......☆☆......

زندگی بھر تجھے رونے نہ دیں گے
تیری آنکھوں سے آنسو چرا لیں گے

تم کو چاہا ہے تمہی کو چاہیں گے
اور کسی کا خیال دل میں نہ لائیں گے

دن بدن میرا تجسس بڑھتا ہی جا رہا ہے
نہ جانے کب تیری صورت دیکھ پائیں گے

ہم نے آپ سے صرف اتنا ہی کہنا ہے
کہ آپ مجھ سے ملنے کب آئیں گے

ایک بار آپ آنے کی ہامی تو بھریں
راستے میں ہم سرخ قالین بچھا دیں گے

......☆☆......

ہماری کشتی کو ابھی تک کنارہ نہیں ملا
کتنی دور ہے ساحل کوئی اشارہ نہیں ملا

ہمسفر کی تلاش میں شاید زندگی گزر جائے
ابھی تک کسی سے مقدر کا ستارہ نہیں ملا

اپنے چاہنے والوں سے ایسی بے رخی نہیں کرتے
عید سر پہ آگئی ابھی تک خط تمہارا نہیں ملا

تمہارے نعم البدل کی تلاش جاری ہے
تم جیسا سچا واکھرا کوئی دوبارہ نہیں ملا

میری زیست میں لوگ آتے رہے، جاتے رہے
تمہاری طرح کسی سے مزاج ہمارا نہیں ملا

......☆☆......

گزر رہی ہے زندگی بڑی شان سے
سلامت لوٹ آیا ہوں ہر امتحان سے

زیست کے سمندر میں بڑے بھنور تھے
میں گھبرایا نہیں ہوں کسی طوفان سے

بھلے دنوں میں سبھی رشتہ دار بن جاتے ہیں
جب وقت پڑے تو ہو جاتے ہیں انجان سے

وہ جو میرے دل میں چوری گھس آیا ہے
اس نے کوئی ساز باز کی ہوگی دربان سے

جس کی خاطر سجائے رکھتا ہوں گلشن
اب وہ شخص گزرتا نہیں میرے گلستان سے

......☆☆......

وہ جب کبھی مجھ سے ملنے آتے ہیں
ہم اپنی ہستی سے بے خبر ہو جاتے ہیں

خوشی سے جب اشک رکنے نہیں پاتے
پھر بڑے پیار سے مجھے گلے لگاتے ہیں

نہ جانے کیوں وہ میرا پیار آزماتے ہیں
ہم وہ ہیں جو شمع پہ جان لٹاتے ہیں

جب اپنے حسیں انداز میں مسکراتے ہیں
پھر میرے دل میں کئی فتنے جگاتے ہیں

ان کی جدائی کا ہر روز سوگ مناتے ہیں
مگر جانے والے کب لوٹ کے آتے ہیں

......☆☆......

جب اس کی تصویر کو چومتا ہوں میں
پہروں خوشی سے جھومتا ہوں میں

مجھے جب حسرتِ دیدار ہوتی ہے
آنکھیں بند کرکے اسے دیکھتا ہوں میں

خواب میں جب اس چہرے پہ نظر پڑی
لگا جیسے عید کا چاند چومتا ہوں میں

دوستوں کی محفل ہو یا تنہائی کا عالم
صرف اس کے بارے سوچتا ہوں میں

جب کبھی اُس سے فون پہ بات ہوتی ہے
اُس سے کتنی محبت ہے کہہ نہ پاتا ہوں میں

......☆☆......

اپنے نشیب و فراز کا ہم ماتم نہیں کرتے
غم کے عالم میں بھی ہم غم نہیں کرتے

کسی ظالم سے انصاف کی امید نہ رکھ
اس طرح کے لوگ کسی پہ رحم نہیں کرتے

میری غزلیں تو اس کی نذر ہوتی ہیں
وہ ایک شعر بھی میرے نام نہیں کرتے

جن انسانوں کی نیت میں کھوٹ ہوتا ہے
وہ تمام عمر کوئی اچھا کام نہیں کرتے

ہم پہ کئی لوگ کیچڑ اچھالتے رہتے ہیں
لیکن اصغؔر جی کسی کو بدنام نہیں کرتے

......☆☆......

چوری میری شاعری پڑھتا بھی ہے
وہ مجھ سے کبھی کبھی لڑتا بھی ہے

اِس بات پہ میرا کوئی بس نہیں چلتا
دل بن کر سینے میں دھڑکتا بھی ہے

پیار کرتا ہے تو انتہا کر دیتا ہے
اور بات بات پہ جھگڑتا بھی ہے

ہماری محبت کو کسی کی نظر نہ لگے
ایسی باتوں سے وہ ڈرتا بھی ہے

میرے پاس آنے کا کبھی نام نہیں لیتا
مگر ملنے کی تشنگی بڑھاتا بھی ہے

......☆☆......

اس کی یادوں کو سنبھال رکھا ہے
اس کی جدائی کا غم پال رکھا ہے

ابھی تک کسی میں پھنسے نہیں ہیں
جو رقیبوں نے قدم قدم پہ جال رکھا ہے

اسے شکوے کرنے کی عادت ہو گئی ہے
ورنہ ہم نے اس کا بڑا خیال رکھا ہے

وہ آئے گا تو اس کو سب کچھ لٹا دوں گا
امانت کی طرح اس کا درد سنبھال رکھا ہے

عید کے دن میرے گھر آنے کا وعدہ کر کے
کئی سال سے جھوٹے وعدوں پہ ٹال رکھا ہے

......☆☆......

جو کبھی اپنا تھا بیگانہ ہو گیا ہے
آج اچانک ہم سے انجانا ہو گیا ہے

اے دل اب اس کے کوچے میں چل
اسے دیکھے اک زمانہ ہو گیا ہے

تنگ نظر لوگوں کی نظروں میں
ہمارا سچا پیار بھی فسانہ ہو گیا ہے

اس سے ہمارا بچنا مشکل لگتا ہے
جو ہمارے دل پہ وار قاتلانہ ہو گیا ہے

ابھی اسے جی بھر کے دیکھا نہ تھا
وہ اپنی منزل کی سمت روانہ ہو گیا ہے

......☆☆......

میری زندگی میں آ گیا ہے کوئی
زیست کو جنت بنا گیا ہے کوئی

اُس کے سوا کوئی تصور میں نہیں
میرے خیالوں پہ چھا گیا ہے کوئی

زندگی میں تیرگی کے سوا کچھ نہ تھا
اپنے پیار کی شمع جلا گیا ہے کوئی

تجھے کیا خبر کہ تجھے پانے کی خاطر
آج اپنی ہستی مٹا گیا ہے کوئی

اس کا پیار میرے پاس امانت ہے
اسے میرے دل میں چھپا گیا ہے کوئی

......☆☆......

سچے لوگوں سے محبت کرتا ہوں
جھوٹے لوگوں سے نفرت کرتا ہوں

دوستی میں بڑے غم کھائے ہیں
پھر بار بار وہی حماقت کرتا ہوں

برے کام مجھے ذرا نہیں بھاتے
اچھے کام حسب عادت کرتا ہوں

مجھے ظلم سہنے کی عادت نہیں
ظالموں کے خلاف بغاوت کرتا ہوں

جو میرے معیار پہ پورے اتریں
ان کی میں دل سے عزت کرتا ہوں

......☆☆......

لگتا ہے وہ مجبور ہو گئے ہیں
اسی لیے ہم سے دور ہو گئے ہیں

ہمیں ان سے یہ امید نہ تھی
جتنے وہ مغرور ہو گئے ہیں

اب ان تک رسائی ناممکن ہے
وہ دنیاوی جنت کی حور ہو گئے ہیں

جو زخم ان کی دوستی میں ملے
رفتہ رفتہ وہ ناسور ہو گئے ہیں

لگتا ہے یہ ہماری دوستی کا کمال ہے
جو ہم دونوں اتنے مشہور ہو گئے ہیں

......☆☆......

جو کہتا ہے کہ تو اناڑی بہت ہے
اس کی باتوں میں ریاکاری بہت ہے

اسے جلد ہی خیر باد کہنا پڑے گا
میری دوستی سے وہ عاری بہت ہے

عید کے موقعے پر بھی تحفہ نہیں لیتا
اس کی ہر بات میں خودداری بہت ہے

وہ چھوٹے بچوں کی طرح روٹھ جاتا ہے
اسے منانے کے لیے شاعری بہت ہے

وہ میری کسی بات کا یقیں نہیں کرتا
کہتا ہے تیری باتوں میں اداکاری بہت ہے

......☆☆......

کوئی رقیب نہ دشمن ڈھونڈتا ہوں
ایک دوست شیریں زبان ڈھونڈتا ہوں

جو اپنے پیار کی مجھے روشنی بخشے
جو کر دے میرا مقدر روشن ڈھونڈتا ہوں

جو میری زندگی کو جنت کا نمونہ بنا دے
بے درد دنیا میں ایسا سجن ڈھونڈتا ہوں

جہاں بہار ہی بہار ہو پت جھڑنہ آئے کبھی
اپنے لیے ایسا کوئی گلستان ڈھونڈتا ہوں

جہاں کسی کی زیست میں غم نہ ہوں
ایسا خوشیوں بھرا جہاں ڈھونڈتا ہوں

......☆☆......

لوگوں سے ہماری پریتیں بہت ہیں
اسی لیے زیست میں مصیبتیں بہت ہیں

یہ ہمارا حوصلہ ہے کہ سنبھل جاتے ہیں
ورنہ زمانے نے ہمیں دی اذیتیں بہت ہیں

وہ سب تو ہمارے اپنے ہی پیارے ہیں
آج کل جنہیں ہم سے شکایتیں بہت ہیں

ہم پرامن زندگی کیسے گزار سکتے ہیں
پیر بھائیوں کو ہم سے عداوتیں بہت ہیں

ایک دن کسی ایک کو حساب دینا پڑے گا
جو لوگوں سے کرتے شرارتیں بہت ہیں

......☆☆......

اچھے انسان کو انسان سے نفرت نہیں ہوتی
زمانے میں اسے کسی سے عداوت نہیں ہوتی

دورِ حاضر میں دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے
وہ سب دیکھ کر اب مجھے حیرت نہیں ہوتی

ہمیں تو دن رات مصائب گھیرے رکھتے ہیں
اپنے کاموں سے انہیں بھی فرصت نہیں ہوتی

ہمارے دل میں تو بڑے ارمان پلتے ہیں
مگر پوری کوئی بھی حسرت نہیں ہوتی

ایک بار جو کسی کی نظروں میں گر جائے
اس کی اپنی نظر میں بھی عزت نہیں ہوتی

......☆☆......

وہ میرے خوابوں کی تعبیر لگتا ہے
جب دیکھوں وہ میری تقدیر لگتا ہے

جی چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ رہوں
میرے ہاتھوں لکھی لکیر لگتا ہے

میں جب بھی اس کا چہرہ پڑھتا ہوں
وہ میرے جیون کی تفسیر لگتا ہے

اسے دیکھ کر آئینہ بھی کہہ اٹھتا ہے
کسی مصور کی شاہکار تصویر لگتا ہے

مجھے پیار دینے میں کنجوسی نہیں کرتا
اصغؔر کو وہ دل کا بڑا امیر لگتا ہے

......☆☆......

لوگ اس طرح میرے دل کے اندر چلے آتے ہیں
جیسے کسی من میں من مندر چلے آتے ہیں

دل میں آنے والوں کی قطار بڑی لمبی ہے
مگر اس میں کچھ پرانے یار چلے آتے ہیں

یہ جانتے ہوئے کہ ان کو جگہ نہ ملے گی
کچھ لوگ کرنے فضول تکرار چلے آتے ہیں

میرے دل کے گھاؤ ابھی بھرنے نہیں پاتے
رقیبوں کے جاسوس لے کر خار چلے آتے ہیں

جو سدا کے لئے میرے دل میں رہنا چاہتے ہیں
بھولے بھٹکے ہوئے دو چار چلے آتے ہیں

......☆☆......

میرا دل لے کر بے ایمان ہو گیا وہ
پھر میری شاعری کا عنوان ہو گیا وہ

لوگوں نے اس طرح اس کے کان بھرے
دیکھتے ہی دیکھتے بدگمان ہو گیا وہ

شاپنگ سینٹر میں آج مجھے دیکھ کر
پہلے مسکرایا پھر پریشان ہو گیا وہ

نہ جانے وہ حسیں اجنبی کہاں سے آیا تھا
زندگی بھر کے غموں کا سامان ہو گیا وہ

......☆☆......

میں دن بھر غزلیں بے شمار بناتا ہوں
سخن کے سہارے زیست پرُ بہار بناتا ہوں

سب کے معیار پہ پورا نہیں اتر سکتا
مگر ان میں اچھی بھی دو چار بناتا ہوں

جو سامعین کے دل کے تاروں کو چھیڑیں
میں کچھ اس طرح کے اشعار بناتا ہوں

ہر کسی کو لگے کہ یہ اس کی کہانی ہے
اپنے تخیل سے میں ایسے کردار بناتا ہوں

مقدر پہ تو ہمارا کوئی بس نہیں چلتا
مگر اب سوچ سمجھ کر نئے یار بناتا ہوں

......☆☆......

میری سانسوں سے اس کی مہک آتی ہے
جو میرے دل و جگر کو معطر کر جاتی ہے

اسے ربّ نے بے مثال حسن عطا کیا ہے
اسی لیے وہ اپنی ہر بات پہ اتراتی ہے

پہلے خود ہی درد دل تحفے میں دیتی ہے
پھر خود ہی اس کے لیے دوا لاتی ہے

میری طرح اس کا بھی کوئی ٹھکانہ نہیں
شاید اسی لیے وہ بادِ صبا کہلاتی ہے

تم بھی اوروں کی طرح اصغؔر کو ستالو
ہمیں تو مر مر کے جینے کی ادا آتی ہے

......☆☆......

ہم جب بھی ان سے عرض وصال کرتے ہیں
جواب میں وہ الٹے سیدھے سوال کرتے ہیں

میری کسی بات کی انہیں پرواہ نہیں
ہم غریبوں کا لوگ کب خیال کرتے ہیں

وہ جو میری خبر ہی نہیں لیتے کبھی
جس کی خاطر سکون پامال کرتے ہیں

عید کے دن مجھے ملنے آؤ گے یا نہیں
ہم ان سے صرف اتنا سوال کرتے ہیں

ہم تو کسی کے بچھڑنے کا سوگ نہیں مناتے
وہ اور ہوں گے جو دیوانوں سا حال کرتے ہیں

......☆☆......

آج دوستی کے اصول مجھے سکھانے والے
ہم ہی تھے تجھے دوستی کا مفہوم سمجھانے والے

تیری زیست کی راہوں میں ہم نے کلیاں بچھائیں
میری تربت پہ دعاؤں کے پھول نہ چڑھانے والے

ایک دیوانے نے جس کے پیار میں دیوان لکھ ڈالا
آج وہی ہیں اس بے چارے کا تمسخر اڑانے والے

عام آدمی سے بھی کبھی ایسا کام سرزد ہوجاتا ہے
جسے کبھی بھول نہیں سکتے یہ زمانے والے

دنیا میں انہیں دفن کو چار گز زمیں نہ ملی
جو لوگ تھے سونے کے برتنوں میں کھانے والے

......☆☆......

میرے دل کو بہاروں کا چمن بنایا اُس نے
اس میں خود کو کچھ دن بسایا اُس نے

چند پل میں اسے بے دردی سے اجاڑ کر
کچھ اس طرح میرے دل کو جلایا اُس نے

میں زندگی میں کبھی اتنا رویا نہ تھا
جتنا دو دن میں مجھے رلایا اُس نے

میری دوستی کو خیرباد کہہ کر چل دیا
مگر مجھے میرا گناہ بھی نہ بتایا اُس نے

جسے انجانے میں اپنا چارہ گر سمجھ بیٹھا
اصغؔر کے درد دل کو اور بڑھایا اُس نے

......☆☆......

کسی کو دولت کسی کو شہرت ملی ہے
وہ خوش نصیب ہیں جنہیں چاہت ملی ہے

تمام عمر ہمیں اس کی تلاش ہی رہی
ہمیں کسی سے نہ سچی محبت ملی ہے

ہم نے جب بھی محبت کی بازی کھیلی ہے
اس میں کبھی جیت اور کبھی مات ملی ہے

ہماری زندگی میں کئی نشیب و فراز تھے
اب ہم خوش ہیں کہ ان سے نجات ملی ہے

جب سے کسی کے پیار کی سوغات ملی ہے
یوں لگتا ہے جیسے ہمیں نئی حیات ملی ہے

......☆☆......

آج کل زیست میں پریشانی بہت ہے
اسی لیے آنکھوں میں پانی بہت ہے

ہمیں پیار کا ایسا انمول تحفہ ملا ہے
میرے لیے آنسوؤں کی نشانی بہت ہے

ہم ذہن کے بدلے جذبات سے کام لیتے ہیں
لگتا ہے کہ ہم میں نادانی بہت ہے

جس دن سے وہ میرے دل سے گیا ہے
اُس دن سے دل میں ویرانی بہت ہے

اب اُس کے بنا جینا اچھا لگتا ہے
میری زندگی میں اب آسانی بہت ہے

......☆☆......

زیست میں تنہائی ہے اداسی ہے
تیرے دیدار کی آنکھ پیاسی ہے

تھوڑی سی خوشیاں ڈھیروں غم
جینے کے لیے یہی سب کافی ہے

فتنہ فساد غمِ دوراں کے پیچ و خم
یہ سب کچھ زیست میں اضافی ہے

میں ہر روز کوئی نئی بات سیکھتا ہوں
انسان کو زندگی بہت کچھ سکھاتی ہے

ہم کسی بزمِ سخن میں چلے جائیں
محفل لوٹنے کو ہمارا نام ہی کافی ہے

......☆☆......

بے سہارا ہیں کوئی سہارا نہیں ملتا
بھنور میں پھنسی ناؤ کو کنارا نہیں ملتا

یہاں ہوس پرستی و مفاد پرستی عام ہے
اسی لیے کسی سے مزاج ہمارا نہیں ملتا

جس کسی کو محبت کا پیغام بھیجتا ہوں
وہی کہتا ہے ہمارا تم سے ستارہ نہیں ملتا

یہاں اصغؔر جیسا ہیرا ایک بار ہی ملتا ہے
منتیں مانگنے سے بھی دوبارہ نہیں ملتا

......☆☆......

صرف آپ ہی میرے دل کے اندر ہیں
ورنہ ہر سمت کھنڈر ہی کھنڈر ہیں

کیا پوچھتے ہو میرا حال دل یارو
اس کے حالات پہلے سے بہتر ہیں

طوفاں سے قبل جو خاموش رہتا ہے
ہم بھی اسی طرح کا اک سمندر ہیں

نہ جانے لوگ کیوں اتنا غرور کرتے ہیں
وہ نادان کیا جانیں دنیا میں پل بھر ہیں

گر چاہو تو میرا سینہ چاک کر کے دیکھ لو
تمہاری جدائی کے کتنے زخم دل پر ہیں

......☆☆......

جس دن سے میرے دل میں اس کا گھر ہو گیا ہے
اُس دن سے اصغؔر گھر سے بے گھر ہو گیا ہے

اُس سے مجھے غم مجھ سے اسے خوشیاں ملیں
اُس کی نظر میں ہمارا حساب برابر ہو گیا ہے

میرے پیار کے آگے اس نے اپنے ہتھیار ڈال دیئے
لگتا ہے میری دعاؤں کا کچھ نہ کچھ اثر ہو گیا ہے

تیرے حسن کی تعریف میں اشعار لکھتے لکھتے
تیرا یار اصغؔر بھی اک چھوٹا سا شاعر ہو گیا ہے

......☆☆......

جب سے کسی سے نین لڑے ہیں
تب سے میرے سر الزام بڑے ہیں

عدالت نے ہمیں مجرم ٹھہرایا ہے
مگر ہم اپنی بے گناہی پہ اڑے ہیں

وہ کہہ گیا تھا یہاں سے ملنے کا نہیں
ہم آج تک اسی جگہ کھڑے ہیں

ہم خود کو بڑا شاہسوار سمجھے تھے
مگر عشق کی پہلی منزل پہ گر پڑے ہیں

......☆☆......

ہم جن کو محبت کا پیغام دیتے ہیں
وہی نفرتیں پھیلانے کا الزام دیتے ہیں

اب تو اپنا یہ معمول بن چکا ہے
محبت بھرا خط صبح و شام دیتے ہیں

ہم جنہیں اپنی زندگی سمجھ بیٹھے
وہی نہ ہمیں کبھی دعا سلام دیتے ہیں

ہر کسی سے ہماری برائیاں کر کے
ہماری چاہت کا یہ ہمیں انعام دیتے ہیں

اصغؔر جیسے دوست کی قدر کرنا سیکھو
بُرے وقت میں ایسے لوگ بڑا کام دیتے ہیں

......☆☆......

میرے دل میں گھر کر گئی ہے وہ
چاہت سے کتنی نکھر گئی ہے وہ

کوئی اپنا اُس سے بچھڑ گیا ہے
اِس سانحہ سے بھی گزر گئی ہے وہ

میرے سبھی دکھ درد لے کر چل دی
پیار سے میرا دامن بھر گئی ہے وہ

نہ جانے میں اُسے کیسے بھولوں گا
دنیا کے میلے میں بچھڑ گئی ہے وہ

مگر میرا دل نہیں مانتا کہ مر گئی ہے وہ
لوگ کہتے ہیں دنیا سے گزر گئی ہے وہ

......☆☆......

سخن کی دنیا میں نقاد بہت ہیں
جعلی ڈگریوں والے استاد بہت ہیں

مذہب کے نام پر جو عوام کو لوٹتے ہیں
میرے شہر میں ایسے نام نہاد بہت ہیں

گل کے نشیمن پہ جو گراتے ہیں بجلیاں
اس دنیا میں ایسے صیاد بہت ہیں

جو انسان کے جذبات کو پھانسی چڑھا دیں
ان لوگوں میں ایسے جلاد بہت ہیں

جو دوسروں کا حسد کرتے رہتے ہیں
حقیقت میں وہ بے چارے ناشاد بہت ہیں

......☆☆......

محبت میں چوٹ کھائے ہوئے لوگ ہیں ہم
زمانے بھر کے ستائے ہوئے لوگ ہیں ہم

جہاں سچ کی ہار اور جھوٹ کی جیت ہوتی ہے
ظلم کے خلاف ہتھیار اٹھائے لوگ ہیں ہم

جس کا جی چاہے اپنی سوچ ہم پہ مسلط کرتا ہے
ایسے معاشرے کو ٹھکرائے ہوئے لوگ ہیں ہم

حق ہے اللہ اپنا ، رسول اپنا ، دین اپنا ، ایمان اپنا
انہی باتوں پہ اترائے ہوئے لوگ ہیں ہم

رسموں کو دین بنانے والوں کا کیا انجام ہوگا
ایسی باتوں سے گھبرائے ہوئے لوگ ہیں ہم

......☆☆......

خود کو کھو کر میں نے پایا اُسے
پیار کا مفہوم بھی سمجھایا اُسے

میں نے اسے اپنی مسکراہٹیں دیں
اس کے پیار نے بہت رلایا اُسے

ملا تھا جو چند گھڑیوں کے لیے
زندگی بھر نہ میں نے بھلایا اُسے

میرے دل میں اس نے جگہ بنالی
جان کی طرح دل میں بسایا اُسے

ملے گا تو گلے سے لگا لوں گا
میری جدائی نے بہت تڑپایا اُسے

......☆☆......

کسی سے دل لگانا اچھا لگتا ہے
کوئی اپنا ہو یا بیگانا اچھا لگتا ہے

جو لوگ خوش فہمی میں مبتلا ہوں
کئی بار انہیں آئینہ دکھانا اچھا لگتا ہے

جس بات سے کسی کو خوشی ملے
ایسی باتوں کو دہرانا اچھا لگتا ہے

ہر روز کا آنا جانا قدر کھو دیتا ہے
کبھی کبھی ملنا ملانا اچھا لگتا ہے

بہت زیادہ پیار بھی اچھا نہیں ہوتا
محبوب کا روٹھنا منانا اچھا لگتا ہے

......☆☆......

دل میں سوئیاں چبوتی رہتی ہے تیری یاد
دن رات مجھے رلاتی رہتی ہے تیری یاد

میں بھول کر بھی تجھے بھولتا نہیں ہوں
مجھے ہر گھڑی آتی رہتی ہے تیری یاد

میری زندگی کے جو اداس لمحے ہوتے ہیں
انہیں خوشگوار بناتی رہتی ہے تیری یاد

میرے دل کی دھڑکنیں تھمنے نہیں پاتیں
کچھ اس طرح تڑپاتی رہتی ہے تیری یاد

میں اپنے اشکوں سے اسے بجھاتا ہوں
دل میں جو آگ لگاتی رہتی ہے تیری یاد

......☆☆......

ہر محفل میں دوست دو چار بناتا ہوں
مگر ساتھ ہی دشمن بے شمار بناتا ہوں

دنیا میں سچے دوست ملنے مشکل ہیں
افسانوی کرداروں کو یار بناتا ہوں

سوہنی کا کچا گھڑا اسے لے نہ ڈوبے
اسی لیے کاغذ کی ناؤ کے پتوار بناتا ہوں

جو میرے پتھروں کے دل موم کر دیں
اپنے سخن سے ایسے اشعار بناتا ہوں

......☆☆......

اے دوست ابھی تک تیرا نعم البدل نہیں ملا
یہاں سب نقل ہے کچھ بھی اصل نہیں ملا

زیست کی راہوں میں خار ہی ملے ہیں
کسی سے کبھی کوئی کنول نہیں ملا

قول و فعل میں تضاد والے تو بہت ملے
یہاں کوئی انسان بھی مکمل نہیں ملا

ہمارے درمیاں الجھنیں بڑھتی ہی گئیں
ہم دونوں کو ان کا کوئی حل نہیں ملا

......☆☆......

اس کا ملنا اک خواب لگتا ہے
میرے ہر سوال کا وہ جواب لگتا ہے

اس کے چہرے پہ نظر نہیں ٹھہرتی
جب اسے دیکھوں وہ مہتاب لگتا ہے

وہ مجھے اپنے پاس آنے نہیں دیتا
اس سے دور رہنا مجھے عذاب لگتا ہے

میں پیار سے جب اسے دریا دل کہتا ہوں
پھر وہ مجھے صورت چناب لگتا ہے

جس کے ہر باب کا عنوان محبت ہے
وہ مجھے ایسی کوئی کتاب لگتا ہے

آئینہ بھی اسے دیکھ کر شرماتا ہوگا
کسی پری جیسا اس کا شباب لگتا ہے

محبت میں ملے زخم بڑے گہرے ہیں
ہمارے آہ کرنے پہ بھی پہرے ہیں

غمِ الفت غمِ دوراں اور غمِ روزگار
یہ سب ان دنوں دوست ہمارے ہیں

زیست میں جس سے ہمیں پیار ملا
اسی سے نہ ملے مقدر کے ستارے ہیں

اب کیسے کسی سے پیمانِ محبت کریں
پہلے ہی غمِ الفت سے تھکے ہارے ہیں

اے دوست میرے جتنے بھی اشعار ہیں
یہ سب کے سب تو نام تمہارے ہیں

......☆☆......

اے دوست ہم تیرا چمن چھوڑ چلے
ایسا لگا جیسے مسافر وطن چھوڑ چلے

آئے تھے تیرے دل میں خوشیاں ڈھونڈنے
مگر جاتے ہوئے سارے چلن چھوڑ چلے

دنیا بھر کا پیار ملا تیرے گھر میں ہمیں
آج وہ بھی اے سیمیں بدن چھوڑ چلے

ہو سکے تو اسے سنبھال کر پاس رکھنا
تیرے دل میں اپنا سارا چمن چھوڑ چلے

اپنی روح تو کب کی پرواز کر چکی ہے
سب لوگ تربت میں میرا بدن چھوڑ چلے

......☆☆......

لحد میں جب خود کو تنہا پایا ہم نے
تُو آواز دی تم مجھے کہاں چھوڑ چلے

بڑے ارمانوں سے ہم نے بنایا تھا سب
آج دنیا میں وہ سارا سامان چھوڑ چلے

اور کچھ تو نہ چھوڑا اِس جہاں میں
مگر ہم اپنی آن بان شان چھوڑ چلے

جتنے بھی اپنے دل میں لے کر آئے تھے
جو پورے نہ ہوئے وہ ارمان چھوڑ چلے

دعاؤں میں اصغؔر کو یاد رکھنا دوستو!
آج سدا کے لیے ہم تمہارا جہاں چھوڑ چلے

......☆☆......

مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے
یہ کوئی فسانہ نہیں حقیقت ہے

میرے جیسا کوئی خوش نصیب نہیں
اپنے پاس اس کے پیار کی دولت ہے

آج کل وہ بڑے مصروف رہتے ہیں
میرے خیالوں میں آنے کی نہ مہلت ہے

کہیں ایسا نہ ہو دم توڑ دے تیرا دیوانہ
تجھے ایک بار ملنے کی حسرت ہے

جس کی ہر اک ادا میں نزاکت ہے اصغؔر
اسی دلربا کی میرے دل پر حکومت ہے

......☆☆......

زندگی میں دوست بنائے بہت
ان سب سے زخم کھائے بہت

کچھ لوگوں سے دوستی کر کے
اس کے بعد ہم پچھتائے بہت

دوستوں سے درد ملتے رہے
غم میں بھی ہم مسکرائے بہت

الفت کے قفس سے آزادی نہ ملی
گو پہلے پہل ہم پھڑپھڑائے بہت

جو اصغؔر کا بڑا خیال رکھتا تھا
اسے کھو کر ہم پچھتائے بہت

......☆☆......

اس کی محبت میرے لیے بندگی ہے
اس کی چاہت ہی میری زندگی ہے

اپنے مولا کا بڑا کرم ہے مجھ پر
زیست میں صرف اس کی کمی ہے

دل میں چاہت کا اک سمندر چھوڑ گیا
میرے مقدر میں پھر بھی تشنگی ہے

اس کے سوا کوئی دل کو جچتا ہی نہیں
اب تنہائی سے میری دوستی ہے

آنکھوں میں بہاروں کا سماں رہتا ہے
میرے ساتھ اس کے پیار کی روشنی ہے

......☆☆......

یہاں کون آئے گا جس کا انتظار کریں
چل اے دل عدم آباد کی راہ اختیار کریں

اپنی زیست میں کوئی ایسا یار آیا نہیں
دل و جان سے جی بھر کے جسے پیار کریں

ہم نے خود ہی محبت کا روگ دل کو لگایا ہے
اس میں ہماری کیا مدد کوئی غم خوار کریں

بھیڑوں کے روپ میں بھیڑیے ملتے ہیں
اس دور میں کس انسان پر اعتبار کریں

جو سچا دوست تھا وہ بھی روٹھ گیا ہے
اب کس کی نذر اصغؔر اپنے اشعار کریں

......☆☆......

سنو جاناں ہمارا دل اتنا سستا نہیں
اسی لیے کوئی اس میں آ کے بستا نہیں

ہم اسے کبھی تنہا نہیں رہنے دیتے
ہمیں اس پہ ذرا بھی بھروسہ نہیں

کسی کے ہجر میں دن رات رو رو کر
اب شرم کے مارے یہ ہنستا نہیں

لوگ نگاہوں کے جال پھینکتے رہتے ہیں
مگر یہ کسی میں کبھی پھنستا نہیں

ہم جسے چھپ چھپ کر دیکھتے ہیں
وہ بھول کر بھی ہماری جانب تکتا نہیں

یہ میں نے زبردستی ہی ٹھونس دیا ہے
ورنہ میری اس غزل کا کوئی مقطع نہیں

میری آنکھوں سے آنسو بہنے دو
مجھے اسی طرح اداس رہنے دو

مجھے مدت سے اک بات کہنی ہے
تم سے کتنا پیار ہے سرعام کہنے دو

تمہاری جدائی میں جو غم ملے ہیں
وہ سب مجھے تنہا ہی سہنے دو

رحم کی بھیک نہیں چاہئے مجھے
جس حال میں ہوں اس میں رہنے دو

......☆☆......

ذرا آرام کرلیں درد کے مارے ہیں ہم
آپ خفا نہ ہوں زندگی کے دھتکارے ہیں ہم

جو قیامت تک کبھی ملنے نہ پائیں گے
کسی ایسے سمندر کے کنارے ہیں ہم

اس مطلبی دنیا میں کوئی ہمارا بھی ہے
جس کی آنکھوں کے تارے ہیں ہم

کوئی چند گھڑیاں ہمارے ساتھ گزارے
وہ جانے گا کہ کتنے پیارے ہیں ہم

نہ کوئی ہمسفر نہ منزل کی کوئی خبر
لگتا ہے آسماں سے ٹوٹے تارے ہیں ہم

......☆☆......

جب کبھی وہ راستے میں مل جاتا ہے
اسے دیکھ کر میرا چہرہ کھِل جاتا ہے

جب وہ پیار بھرے لہجے میں بات کرتا ہے
اس کی گفتار کی چاشنی سے دل مچل جاتا ہے

سفر کی سبھی مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں
مسافر کو جب کوئی حسیں ہمسفر مل جاتا ہے

جب بھی اس کے حسن پہ میری نظر پڑتی ہے
میرا دل میرے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے

جو لوگ تنہائی سے دوستی کر لیتے ہیں
اصغؔر کی طرح ان کا دل بھی بہل جاتا ہے

......☆☆......

خوابوں میں کئی چہرے انجانے آتے ہیں
کئی دوست یار جانے پہچانے آتے ہیں

وہ یوں تو کبھی ملتے نہیں مجھ سے
جب بھی آتے ہیں مجھے رلانے آتے ہیں

اس کی مسکراہٹ سے دھوکہ نہ کھانا
اسے پلکوں سے آنسو چھپانے آتے ہیں

ان کے جذبات میں پہلے سا ولولہ نہیں رہا
اب تو وہ دوستی کا فرض نبھانے آتے ہیں

میرے دل کی بزم کا جب اہتمام ہوتا ہے
اس میں سبھی اصغرؔ جیسے دیوانے آتے ہیں

......☆☆......

وہ بدل گیا ہے بے درد زمانے کی طرح
اب ملتا ہے کسی بیگانے کی طرح

اس کے دل کا مجھے کچھ علم نہیں
میں اسے چاہتا ہوں دیوانے کی طرح

میں دل سے انہیں کیسے جدا کر دوں
اس کی یادیں ہیں خزانے کی طرح

اس شمع محبت کے انتظار میں
رات بھر جلتا ہوں پروانے کی طرح

اصغرؔ کی خزاں رسیدہ زیست میں
وہ آیا تھا وقت سہانے کی طرح

......☆☆......

وہ ہر پل میرے تصور میں رہتا ہے
میرے دل کے پیارے گھر میں رہتا ہے

میں کبھی اسے بھولتا نہیں ہوں
وہ میرے شام و سحر میں رہتا ہے

وہ کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوتا
میرے ساتھ زیست کے سفر میں رہتا ہے

دنیا کے کسی خطے میں چلا جاؤں
وہ میرے ساتھ ہر نگر میں رہتا ہے

اس کے دم سے میرے پیار کی انتہا ہے
جنون کی طرح میرے سر میں رہتا ہے

اس کے سوا کیسے کچھ اور دکھائی دے
دن رات اب وہ میری نظر میں رہتا ہے

پردیس میں زندگی کیسے بسر ہوتی ہے
اس بات کی مسافر کو ہی خبر ہوتی ہے

جب ہم ایک دوسرے سے مل نہیں پاتے
جو حالت اِدھر ہوتی ہے وہی اُدھر ہوتی ہے

میں ہر پل اپنی چاہت کا اظہار نہیں کرتا
بار بار کہی جانے والی بات کی ناقدر ہوتی ہے

کون پیارا ہمیں دعاؤں میں یاد رکھتا ہے
ہچکی آتے ہی اس بات کی خبر آتی ہے

دو وقت کی روٹی سے زیادہ کی لالچ نہیں
تھوڑے میں ہی اپنی اچھی گزر ہوتی ہے

......☆☆......

کسی دل کی راہ نہیں ملی
ہمیں کسی کی چاہ نہیں ملی

بے گناہ کو زنداں کی ظلمت
اور خطاوار کو سزا نہیں ملی

مجھے کچھ ایسا درد دیا اس نے
جس کی ابھی تک دوا نہیں ملی

والدین کی نافرمانی کرنے والے کو
دنیا میں کسی جگہ پناہ نہیں ملی

کئی بار تو یہاں ایسا بھی ہوا ہے
ایک راجہ کو قبر کی جگہ نہیں ملی

......☆☆......

آج ایک اور ستم وہ کر گیا ہے
مجھے پہچاننے سے مکر گیا ہے

اسے پانے کا جو میرا ارمان تھا
اس کی بے رخی سے مر گیا ہے

اب پیار کرنے کا سوچ نہیں سکتا
محبت کرنے سے دل ڈر گیا ہے

جہاں ہر کسی سے دھوکے ملے
ایسی دنیا سے جی بھر گیا ہے

تیرے غم نے یہ کرم کیا جاناں
درد سے اصغؔر نکھر گیا ہے

......☆☆......

اس کے چہرے کی زیارت کر رہا ہوں
یوں لگتا ہے کوئی عبادت کر رہا ہوں

بڑا مشکل ہے اس کی باتوں کو سمجھنا
اسی لیے اس کی تلاوت کر رہا ہوں

ہر روز ایک بار اسے جا کر دیکھنا
میں کچھ ایسی اپنی عادت کر رہا ہوں

جسے کوئی طوفاں مسمار نہ کر سکے
تعمیر ایسی محبت کی عمارت کر رہا ہوں

جانتا ہوں وہ میری جان لے کے رہے گا
اپنے جانی دشمن سے محبت کر رہا ہوں

......☆☆......

دوستوں کی نظروں میں پھول ہیں ہم
اپنے دشمنوں کے لئے ترشول ہیں ہم

شعر و سخن میں طفلِ مکتب ہیں ابھی
پیار و محبت کی دنیا کا اسکول ہیں ہم

جس غریب کے قتل کا کوئی گواہ نہیں
کچھ ایسے بدنصیب مقتول ہیں ہم

اس کی صورت ہی کچھ ایسی تھی
اسے دیکھ کر خود کو گئے بھول ہیں ہم

کچھ دم خم تو ہے آپ کے یار اصغؔر میں
اسی لیے تو رقیبوں میں مقبول ہیں ہم

......☆☆......

کسی پیارے کی یاد آتی رہتی ہے
میری آنکھ اشک برساتی رہتی ہے

اس کے بارے اتنا سوچا نہ کروں
یہ بات بار بار سمجھاتی رہتی ہے

جب تک اس سے بات نہ کر لوں
تب تک میری روح پیاسی رہتی ہے

لگتا ہے تقدیر بھی مجھ سے خفا ہے
میرے نشیمن پہ بجلیاں گراتی رہتی ہے

تو نے تو مجھ سے دامن چھڑا لیا
میرے ساتھ تیری یاد باقی رہتی ہے

......☆☆......

مریض محبت کو ایسی دوا دے گیا
ساتھ مرض بھی اک لا دوا دے گیا

جس سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں
وہی ہمیں پیار میں دغا دے گیا

اتنی بڑی دنیا میں کہاں ڈھونڈتے
اچھا ہوا جو وہ اپنا پتہ دے گیا

ہم دل کی دنیا کے شہنشاہ تھے
تخت وہ لے گیا ہمیں تختہ دے گیا

ٹیس اٹھتی ہے تو اسے یاد کرتا ہوں
اصغرؔ کو درد وہ کتنا ستا دے گیا

......☆☆......

تجھ سے کیا وعدہ نبھا رہا ہوں میں
دنیا سے چھپ کر آنسو بہا رہا ہوں میں

تجھے بھولے سے بھی کبھی یاد نہ کرے
یہ بات پاگل دل کو سمجھا رہا ہوں میں

اب جب کہ تمہارا ساتھ نہیں رہا
پھر کیوں یہ سب لکھے جا رہا ہوں میں

دل کہتا ہے ایک دن تو لوٹے گا ضرور
اسی لیے اپنے بام و در سجا رہا ہوں میں

تیرے ہجر کی سینے میں جو آگ لگی ہے
اپنے اشکوں سے اسے بجھا رہا ہوں میں

......☆☆......

وہ میرا دوست بھی ہے دشمن بھی
میرا دل بھی وہی اور دھڑکن بھی

اسے صرف دیکھنے کی نہیں آرزو
اسے اپنا بنانے کی ہے لگن بھی

دن بھر لکھتا ہوں جس کی خاطر
اسی کی یاد میں رہتا ہوں مگن بھی

نہ جانے میرا یار کس حال میں ہو گا
اب دل میں رہتی ہے یہ چبھن بھی

اس سے ملنا اب ممکن نہیں لگتا
مگر لگی رہتی ہے آس ملن بھی

......☆☆......

کچھ اس طرح سے اسے بھلا رہا ہوں
اپنے ہاتھوں کی لکیریں مٹا رہا ہوں

کسی دن تو وہ پتھر آخر موم ہوگا
جسے میں اپنے دکھڑے سنا رہا ہوں

میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے
جو کبھی اس کا محبوب بھی رہا ہوں

اسے مجھے بھولنے کا پورا حق ہے
میں اس پہ فدا ہوں اور فدا رہا ہوں

تیرے سوا کون سنے میری آہ و فغاں
کمرے میں تنہا بیٹھ کر آنسو بہا رہا ہوں

......☆☆......

جس دن کرتا نہیں ہوں کچھ تیرے نام میں
پورا دن لکھ نہیں سکتا کوئی پیارا کلام میں

میری ساری خوشیاں تو تم ساتھ لے گئے
ہم کھوئے ہیں اپنے غموں کی شام میں

تیری آمد کا رہتا ہوں منتظر میں ہر پل
اس کے سوا کرتا نہیں ہوں کوئی کام میں

پرانے عاشقوں کو دنیا بھول جائے گی
پاؤں گا تیری چاہت میں اک ایسا مقام میں

اُس دن سے پیار بانٹتا ہوں زمانے میں
جب سے ہوا ہوں تیری محبت میں ناکام میں

......☆☆......

تیری یاد میں اشک بار ہوں میں
برا سہی مگر تیرا یار ہوں میں

ایک بار اپنے دیوانے کو دیکھ تو لے
تیرے لیے آج بھی محو انتظار ہوں میں

میں نے جس کی خاطر ہر رشتہ توڑا
وہی یار سمجھتا ہے جفا کار ہوں میں

کبھی تم خود ہی مجھے کہا کرتے تھے
کہ تمہارے لیے سارا سنسار ہوں میں

تم چاہو میری اس بات کا اقرار نہ کرو
مگر آج بھی تمہارے دل کی پکار ہوں میں

......☆☆......

عمرگزری ہے جن کی خاطر شاعری کرتے
وہی دوست نہیں حوصلہ افزائی ہماری کرتے

چاہنے والوں سے ہمیں سدا غم ہی ملے ہیں
اب کسی کو پرکھے بنا نہیں ہم آشنائی کرتے

سچے دوستوں کا کچھ زیادہ ہی خیال رکھتے ہیں
ایسی باتوں میں ہم کبھی نہیں لا پرواہی کرتے

ان لوگوں کو سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی
جو زندگی میں کسی سے نہیں بھلائی کرتے

اپنے ذاتی تجربے کی بات کرتے ہیں ہم سدا
کسی بزم میں بات نہیں سنی سنائی کرتے

......☆☆......

کل شب ریڈیو پہ جب کسی نے سنائی میری غزل
زمیں سے اٹھا کر آکاش تک پہنچائی میری غزل

وہ قریب ہوتے تو جی بھر کر میں انہیں داد دیتا
جس پیارے انداز میں انہوں نے سنائی میری غزل

اے دوست میرا مولا تجھے سدا سلامت رکھے
جو رتبے میں تو نے بڑھائی میری غزل

میں اگر خود سناتا تو شاید انصاف نہ کر پاتا
جس ادا بھرے انداز میں تو نے سنائی میری غزل

اصغؔر صد شکر ادا کرتا ہے مالک دو جہاں کا
آخر کسی باذوق دوست کو پسند آئی میری غزل

......☆☆......

میں ہوں اور رات کی سیاہی ہے
تیری یاد بھی اچانک چلی آئی ہے

وہ دوستی کو پیار سمجھ بیٹھے
لگتا ہے یہ ان کی کم نگاہی ہے

میں نے انہیں اندھیرے میں نہیں رکھا
میرے لیے یہی میری بے گناہی ہے

انہیں اس بات کا احساس تو ہو گا
ہم نے تو سدا دوستی نبھائی ہے

میں انہیں کیسے شریک سفر کر لوں
جس کی منزل نہیں اصغر ایسا راہی ہے

......☆☆......

آیا تھا کوئی دل کی بستی میں
میرا دل جھومتا تھا مستی میں

وہ یار نہ جانے کہاں کھو گیا
مجھے چھوڑ کر اس پستی میں

انجان منزل اور تنہا سفر
کوئی نہیں زیست کی کشتی میں

اک تیرے پیار کا سہارا ہے
اور کوئی نہیں میری زندگی میں

میں کس سے تیرا پتہ پوچھوں
تو چھپا بیٹھا ہے کس دھرتی میں

......☆☆......

ہم غریبوں سے کوئی محبت نہیں کرتا
میں پھر بھی کسی سے شکایت نہیں کرتا

اس کی ایک مسکراہٹ کو ترستا ہوں
نہ جانے کیوں وہ یہ سخاوت نہیں کرتا

مجھے اس سے محبت تو بہت ہے لیکن
اسے یہ بات کہنے کی جسارت نہیں کرتا

میرے دل و نظر میں صرف وہ بسے ہیں
کسی اور کو دیکھنے کی حسرت نہیں کرتا

اُس کے دل میں تو محبت کا خزانہ ہے
مگر وہ کنجوس خرچ یہ دولت نہیں کرتا

......☆☆......

تیری جدائی میں چشم تر رہتا ہے
ہر پل تیرے آنے کا منتظر رہتا ہے

اس کی حالت جان کر کیا کرو گے
کہ کس حال میں تمہارا دلبر رہتا ہے

نہ جانے کسی کو کب میرا خیال آئے
یہاں ہر کوئی مجھ سے بے خبر رہتا ہے

خبر تو کر دے کس حال میں ہے دوست
اب مجھے رات دن یہی فکر رہتا ہے

تیری محبت بھری باتوں کو یاد کر کے
تنہائی کے لمحوں میں خوش اصغؔر رہتا ہے

......☆☆......

ہر روز اک کوا بیٹھ جاتا ہے بام پر
لاتا نہیں ہے میرے یار کا پیغام مگر

وہ بے پرواہ تو میری خبر نہیں لیتا
مجھے ہر گھڑی رہتی اسی کی فکر

کئی سال اس کی راہ تکتے تکتے
اب آنکھیں بھی ہوگئی ہیں پتھر

لگتا ہے وہ اس دن آئے گا
جب ہم دنیا سے جائیں گے گزر

اے دوست اب مجھے اور نہ تڑپا
دیکھ اصغؔر آج بھی ہے تیرا منتظر

......☆☆......

کٹہرے میں کھڑا ہوں تیری عدالت سے ڈرتا ہوں
جو مجھے یہاں لے آئی ہے ایسی چاہت سے ڈرتا ہوں

سوچتا ہوں کہ میں اپنا دفاع خود کیسے کروں
اپنا دشمن ہوں میں اپنی وکالت سے ڈرتا ہوں

میرے عشق کی روداد تو بڑی طویل ہے جانم
ہر بات لکھ نہ سکا اس کی طوالت سے ڈرتا ہوں

میری شرافت پہ کہیں کوئی داغ نہ لگ جائے
جتنے دنیامیں ہیں ہر بے غیرت سے ڈرتا ہوں

تیری محبت نے اصغرؔ کا کیا حال بنایا ہے
اپنا حال دیکھ کر ایسی حالت سے ڈرتا ہوں

......☆☆......

چہرے پہ اس کے خوشی رہتی ہے
آنکھوں میں اس کی نمی رہتی ہے

دل میں غموں کا سمندر رکھتی ہے
انہیں چھپانے کی خاطر ہنستی رہتی ہے

مجھے کھونے سے وہ بہت ڈرتی ہے
مجھے تم سے محبت ہے کہتی رہتی ہے

کوئی اس کے دل کا حال نہ جان لے
وہ سب کے سامنے مسکراتی رہتی ہے

یہ بات اسے کیسے سمجھائے اصغرؔ
کہ زیست میں کوئی نہ کوئی کمی رہتی ہے

......☆☆......

انسان ہے تو انسانوں جیسی بات کر
خدا کا بندہ ہو کر نہ حیوانوں جیسی بات کر

مفلسی میں شہنشاہوں کی طرح زندگی گزار
جو بھی کر وہ سلطانوں جیسی بات کر

اپنی باتوں سے سب کے دل میں جگہ بنا
کسی محفل میں نہ دیوانوں جیسی بات کر

جن باتوں سے خدا کا عذاب نازل ہو
تو کبھی نہ شیطانوں جیسی بات کر

شمع کی خاطر اپنی جان وار دے
کرنی ہے تو پروانوں جیسی بات کر

......☆☆......

تیری جدائی میں کچھ ایسی میری حالت ہے
چارہ گر کی نہیں مجھے تیری ضرورت ہے

تیری یادیں چین سے جینے نہیں دیتیں
پھر بھی جی رہا ہوں یہ میری ہمت ہے

محبت میں خوشی کے ساتھ غم بھی ملتے ہیں
یہ سب ہر انسان کی اپنی اپنی قسمت ہے

میں زیست کے مصائب سے کیسے ہار مان لوں
مجھے حوصلہ دینے کے لئے تیری چاہت ہے

میں اسی کی خاطر جان دینے کو تیار ہوں
جس کی نظر میں میری باتوں میں نہ صداقت ہے

......☆☆......

جو بھلا کرے اس کے ساتھ بھلا ہوتا ہے
دغا دینے والوں کے ساتھ دغا ہوتا ہے

جو کسی کو کسی سے جدا کرتے ہیں
ایسے لوگوں سے خفا خدا ہوتا ہے

میں جب بھی اس سے ملنے جاتا ہوں
اس نے کوئی نہ کوئی گلہ رکھا ہوتا ہے

وہ انسان محبت کیے بنا رہ نہیں سکتا
جس نے چاہت کا مزہ چکھا ہوتا ہے

لگتا ہے اسے کسی کا پیار نہیں ملا
جو بات بات پہ اصغؔر سے خفا ہوتا ہے

......☆☆......

وہ کبھی اپنا تو کبھی بیگانہ لگتا ہے
میرے دل سے اس کا رشتہ پرانا لگتا ہے

ایسی رونق ہے اس کے حسیں چہرے پہ
زیست کے ہر غم سے وہ انجانا لگتا ہے

اس دنیا میں میرا کوئی محبوب نہیں
یہ جہاں مجھے قید خانہ لگتا ہے

اے دوست تجھ سے کوئی گلہ نہیں
یہاں مفاد پرست سارا زمانہ لگتا ہے

آج شام دعوت پہ جو بلایا ہے اس نے
یہ اصغؔر سے ملنے کا بہانہ لگتا ہے

......☆☆......

وہ جو اپنے وعدے سے مکر گیا ہے
اب وہ میرے دل سے اتر گیا ہے

اس کی فرقت میں کیوں روئیں ہم
اک ایسا سانحہ تھا جو گزر گیا ہے

وہ تو اپنی منزل کی سمت چل دیا
مگر میری زیست کو تنہا کر گیا ہے

اس نے ہمیں دردِ جگر دیا تو کیا
وہ خود بھی تو ہو کے دیدہ تر گیا ہے

اصغؔر کے دل میں اسے کیا کمی تھی
جو چھوڑ کر اتنا پیارا گھر گیا ہے

......☆☆......

میرے دل میں جس شخص کا قیام ہے بابا
میری نظر میں اس کا بہت اونچا مقام ہے بابا

ہماری محبت کی دنیا کو خبر ہونے لگی ہے
آج کل ہمارے پیار کا چرچہ عام ہے بابا

اسے میری بھی سبھی خوشیاں مل جائیں
میرے ساتھ اس کے غم کی شام ہے بابا

اب تو کسی سے بات کرنا اچھا نہیں لگتا
دن رات ہونٹوں پہ اسی کا نام ہے بابا

اصغرؔ کو غم دینے والے تو سدا خوش رہے
اس کے لیے میرا یہی آخری پیغام ہے بابا

......☆☆......

تیرے ہجر میں تمام رات جاگ کر گزاری ہے
آج دن بھر تیری یادوں سے جنگ جاری ہے

محبت کا تو کھیل ہی ایسا ہوتا ہے جاناں
اس میں نہ ہار ہماری نہ جیت تمہاری ہے

جس کا کسی چارہ گر کے پاس علاج نہیں
چاہت کچھ ایسی ہی لا علاج بیماری ہے

لگتا ہے یہ مرتے دم تک میرے ساتھ رہے گی
ٹوٹے ہوئے دل میں جو امانت تمہاری ہے

اے دوست اب تُو جو میرے ساتھ نہیں ہے
تنہا جینا اصغؔر کے لئے بہت بھاری ہے

......☆☆......

وہ میرا غم دوراں کا ساتھی تھا
میرے دل و جاں کا ساتھی تھا

میں اس دنیا سے گزر گیا ہوتا
مگر وہ تنہائی کے زنداں کا ساتھی تھا

جب میں نے اسے کھویا تو جانا
کہ وہ میری پستیوں کا ساتھی تھا

میری زیست تھی کسی دشت کی صورت
وہ اس کے بیاباں کا ساتھی تھا

بُرے وقت میں اس نے میرا ساتھ دیا
زندگی کے ہر کڑے امتحاں کا ساتھی تھا

......☆☆......

زندگی میں ملتے ہیں پھول بھی خار بھی
وقت پڑنے پہ قلم کو بنا لیتا ہوں تلوار بھی

مصائب سے گھبرا کر کبھی موت نہ مانگنا
چاہے تمہارا جینا ہو جائے دشوار بھی

خدا کسی انسان کو برا وقت نہ دکھائے
کڑے وقت میں کوئی سنتا نہیں پکار بھی

جس کے پیار کے سمندر میں ڈوبتا جا رہا ہوں
کاش وہ آ کر چھیڑے میرے دل کے تار بھی

یہی سوچ کر دن بھر لکھتا رہتا ہے اصغؔر
شاید شعرا میں ہو جائے اپنا شمار بھی

......☆☆......

میرے چہرے پہ اپنی زلفیں بکھراؤ کبھی
پھر ایک بار پیار سے تم شرماؤ کبھی

کئی دنوں سے تمہارے خوابوں میں کھویا ہوں
ایک بار آ کر ذرا پیار سے جگاؤ کبھی

یہ تنہائی مجھے کہیں مار ہی نہ ڈالے
مجھے اس طرح تنہا چھوڑ کر نہ جاؤ کبھی

میں فقط تمہارا ہو کے رہ جاؤں
اصغؔر کو اتنی گرم جوشی سے چاہو کبھی

......☆☆......

دل جو کسی سے محبت کرنے سے باز نہ آئے
نہ جانے اس ضدی کو کیسے کوئی سمجھائے

آندھیوں میں جلا رکھا ہے امیدوں کا چراغ
کہ شاید بھولے سے وہ میرے گھر آئے

اس کی خاطر بیٹھے ہیں ہم پہرہ لگائے
اندھیری رات میں وہ کہیں بھٹک نہ جائے

میں جیتے جی سدا اس کا غلام رہوں گا
جو ایک بار مجھے اس یار سے ملائے

چل اصغر اس بھائی سے پوچھتے ہیں
شاید وہ اسے ملنے کا بتائیں کوئی اوپائے

......☆☆......

سبھی کہتے ہیں میرا دل پیار کا سمندر ہے
آپ بھی چلے آیئے ابھی کوئی نہ اس کے اندر ہے

آپ کو یہاں من کی شانتی کے سوا کچھ نہ ملے گا
سمجھ لیجئے ایک طرح کا یہ محبت کا مندر ہے

ابھی تو آپ اکیلے میرے دل سے کھیلتے رہے
سکونِ دل کے لیے ہر چیز یہاں میسر ہے

نہ جانے کب کوئی مہماں اس میں آکر بسے گا
اب ہر پل میرا دل اسی بات کا منتظر ہے

ایک پڑوسن مجھے پیار سے پڑوسی کہتی ہے
مگر اس ناچیز کا اصل نام اصغؔر ہے

......☆☆......

اسے مجھ سے پیار ہے اس بات کا مجھے یقیں ہے
یہ ایک تلخ حقیقت ہے میرا کوئی وہم نہیں ہے

آنکھیں ملا کر جس ظالم نے میرا دل چرا لیا
میری نظر میں اس جیسا نہ کوئی اور حسیں ہے

جی چاہتا ہے کہ اسے ایک بار پھر دیکھوں
اب وہ باہر آتا نہیں جو میرے دل میں مکیں ہے

جو مہمان ایک بار اصغؔر کے دل میں آجاتا ہے
تمام عمر پھر وہ کہیں اور جاتا نہیں ہے

......☆☆......

تجھے دیکھنے کو بے قرار ہے دل
تیری اک نگاہ کا طلب گار ہے دل

اسے ہر پل تیرا انتظار رہتا ہے
تجھے ایک بار ملنے کا امیدوار ہے دل

کسی سے پیار کی بھیک نہیں مانگتا
اس معاملے میں بڑا خود دار ہے دل

اپنی تو کوئی بات نہیں ٹالتا کبھی
میرے لیے بڑا برخو دار ہے دل

ایسا نہ ہو کوئی اسے مجھ سے چرا لے
اب تو رات دن رہتا خبردار ہے دل

......☆☆......

آنسوؤں کے دے گیا ہے نالے مجھے
کر گیا ہے وہ غموں کے حوالے مجھے

اس کڑے وقت میں وہ میرے پاس نہیں
اب ایسے عالم میں کون سنبھالے مجھے

یہ پیار محبت میرے بس کا روگ نہیں
اسے کہو اس دلدل سے آ کر نکالے مجھے

کاش تُو میرے دل کی حالت دیکھ سکے
دنیا میں تنہا چھوڑ کر جانے والے مجھے

......☆☆......

مجھے درد اس نے لا دوا دیا ہے
اپنے دل سے مجھے بھلا دیا ہے

کل رات اس کی یاد نے اچانک آ کر
مجھے اشکوں سے نہلا دیا ہے

اپنی تمام زندگی جس کے نام کر دی
وہی کہتا ہے تم نے مجھے کیا دیا ہے

ہم نے تو جس کسی سے دوستی کی
اسی نے ہمیں زخم اک نیا دیا ہے

وہ میری ہر خوشی کا خیال رکھتا ہے
خدا نے اصغرؔ کو ایسا درد مند آشنا دیا ہے

......☆☆......

اس کی چاہت ہی میری زندگی ہے
اس کی محبت میرے لئے بندگی ہے

اپنے مولا کا بڑا کرم ہے مجھ پر
زیست میں صرف اس کی کمی ہے

دل میں چاہت کا اک سمندر چھوڑ گیا
میرے مقدر میں پھر بھی تشنگی ہے

اس کے سوا کوئی دل کو جچتا ہی نہیں
اب تنہائی سے میری دوستی ہے

آنکھوں میں بہاروں کا سماں رہتا ہے
میرے ساتھ اس کے پیار کی روشنی ہے

......☆☆......

اپنا حال دل جب اس نے سنایا مجھے
وہ خود بھی بہت رویا اور رلایا مجھے

نہ جانے اسے کیوں اتنی جلدی تھی
وہ اپنے دل کی بات نہ سنا پایا مجھے

میں تمام عمر اس کا منتظر رہوں گا
اس نے کیوں زہرِ جدائی پلایا مجھے

اپنی ساری خوشیاں اس پہ وار دیتا
مگر اس نے کبھی نہ آزمایا مجھے

مجھے جب بھی کسی سے پیار ملا
اس کے بعد وہ بہت یاد آیا مجھے

......☆☆......

آنکھوں کو کسی کا انتظار رہتا ہے
اب دل پہ بھی نہ کوئی اختیار رہتا ہے

جنون کے عالم میں اسے پکارتا رہتا ہوں
ان دنوں مجھ سے روٹھا جو یار رہتا ہے

کاش وہ ہم خزاں نصیبوں کو یاد کرے
جسے ہر گھڑی یاد کرتا دلِ فگار رہتا ہے

جب ٹوٹ کر آتی ہے مجھ کو تیری یاد
میرے اداس چہرے پہ نکھار رہتاہے

تو جانتا ہے وہ تجھے ملنے نہ آئے گا
کیوں اس سے ملنے کا امیدوار رہتا ہے

......☆☆......

تیرا درد میرا کتنا خیال رکھتا ہے
مجھے غموں سے نڈھال رکھتا ہے

عید کے دن ملنے کا وعدہ کر کے
عید آئے تو اگلے سال پہ ٹال رکھتا ہے

اس کے عیب کبھی کھولتا نہیں ہوں
کہتا پھرتا ہوں وہ میرا بڑا خیال رکھتا ہے

......☆☆......

میری ہر سانس میں تیری خوشبو رچی ہے
میرے دل میں تو دھڑکن کی طرح بسی ہے

تیرے سوا اور بھی کئی حسیں ہیں دنیا میں
مگر میری آنکھوں کو صرف تو ہی جچی ہے

میری زندگی کی بہاریں تیرے دم سے ہیں
تیری بدولت میرے سخن کی دھوم مچی ہے

......☆☆......

اب یہ ستم بھی کر جاتے ہیں لوگ
وعدہ کرکے مکر جاتے ہیں لوگ

بیوفاؤں سے وفا کی کیا امید رکھیں
اشکوں سے جھولی بھر جاتے ہیں لوگ

جو ہمارے دل کو بھلے لگتے ہیں
نہ جانے کیوں جلد مر جاتے ہیں لوگ

......☆☆......

میرے سخن کی بڑی تعریف کرتا ہے
مگر ہر شعر میں وہ تحریف کرتا ہے

ہر شعر کی اچھی طرح اصلاح کر کے
پھر بڑی پیاری غزل تصنیف کرتا ہے

دوستی میں بھی جوروجفار روا رکھتا ہے
اس میں کبھی بھی نہ تخفیف کرتاہے

......☆☆......

دنیا میں ہمارے دوست احباب نہیں رہے
جن کے دم سے اجالا تھا وہ مہتاب نہیں رہے

جن کا صرف اک تیری ذات ہی عنوان تھی
اب میرے دل کی کتاب میں وہ باب نہیں رہے

تیرے جانے کے بعد وہ میری طرح مرجھا گئے
گلشن کے غنچے پہلے سے شاداب نہیں رہے

......☆☆......

بدنام ہوگئے ہیں یارانے ہمارے
ایک دن بنیں گے فسانے ہمارے

ہم آپ کی نفسیات جان چکے ہیں
کیونکہ آپ ہیں یار پرانے ہمارے

تیرے خط سینے لگا کے سوتا ہوں
اب صرف وہی ہیں خزانے ہمارے

......☆☆......

برُے وقت کی طرح اسے بھلا دوں گا
اب بھول کر بھی نہ اسے صدا دوں گا

دل میں اس کا خیال آنے نہ دوں گا
اپنے آپ کو ایسی کڑی سزا دوں گا

جہاں سے مجھ تک رسائی ناممکن ہو
تیری یادوں کو ایسی جگہ دفنا دوں گا

......☆☆......

خوشیاں دینے آئے تھے نم دیدہ کر گئے
ایک زندہ دل انسان کو وہ رنجیدہ کر گئے

ہم تو پہلے ہی درد و غم کے مارے تھے
ہم درد کے ماروں کو وہ اور شوریدہ کر گئے

دو پل کے لیے میری زندگی میں آئے تھے
جاتے ہوئے اسے پہلے سے پیچیدہ کر گئے

......☆☆......

ہم پہ ان کے کرم کی نظر ہو گئی ہے
ایسا لگتا ہے دعا پرُ اثر ہو گئی ہے

ہماری زندگی بھی اپنے ربّ کی امانت ہے
کبھی خوشی ، کبھی غم میں بسر ہو گئی ہے

آج کچھ ایسے ٹوٹ کر آئی اس کی یاد
آنسوؤں سے میری آنکھ تر ہو گئی ہے

......☆☆......

ہم بھی کسی صورت کے دیوانے تھے
غمِ الفت سے ہم کبھی بیگانے تھے

جس سے قسمت کے ستارے نہ ملے
ہم اک ایسی شمع کے پروانے تھے

وہ آج ایک خوشی کو ترستے ہیں
جن کے پاس خوشیوں کے خزانے تھے

......☆☆......

تیری تصویر کو سینے سے لگا کر سو لیں گے
جب دل غم سے بوجھل ہوگا پھر رو لیں گے

دیکھنا ایک دن یہی میرے محبت بھرے اشعار
تیرے کانوں میں شہد کی طرح رس گھولیں گے

ہم کسی دن ایسے روٹھ جائیں گے تم سے جانم
تم ہمیں بلاتے رہو گے لیکن ہم کبھی نہ بولیں گے

......☆☆......

میں آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوں
آپ کی دوستی بنا مکمل نہیں ہوں

میں آپ کا خیر خواہ تو ہوں ، لیکن
کیسے کہوں کہ آپ کی منزل نہیں ہوں

اب یہی غم مجھے کھائے جا رہا ہے
کہ میں آپ کی دوستی کے قابل نہیں ہوں

......☆☆......

میری گلی میں ایسی اک پنکھڑی ہے
جس کے دم سے اصغؔر کی زندگی ہے

میرے ذہن پہ وہی چھائی رہتی ہے
اب اسے پیار کرنے میں میری بندگی ہے

مجھے پہلی نظر میں ہی گھائل کر گئی
کچھ ایسی پیاری اس کی سادگی ہے

......☆☆......

کسی محبت میں دل پگھلتا جا رہا ہے
میرے ہاتھوں سے یہ نکلتا جا رہا ہے

اب تو مجھ سے گفت و شنید نہیں کرتا
لگتا یہ راہ سے کچھ پھسلتا جا رہا ہے

ایسا کھویا ہے ایک حسیں کے عشق میں
یہ چاہت کی دلدل میں پھنستا جا رہا ہے

......☆☆......

جب سے کوئی زیست میں شامل ہوگیا ہے
یوں لگتا ہے کہ اپنا جیون مکمل ہوگیا ہے

میرے دشمن تو مجھے کوئی گزند پہنچا نہ سکے
مگر اس کی آنکھوں کا کاجل میرا قاتل ہوگیا ہے

اس کے پیار بنا میری زیست میں کچھ نہ تھا
اس کا پیار پانے کے بعد اصغؔر کامل ہوگیا ہے

......☆☆......

اے دوست اس بے وفا کو یاد نہ کر
اس طرح وقت میرا برباد نہ کر

اپنی محبت کے قفس کا قیدی بنا
پھر زندگی بھر مجھے آزاد نہ کر

میں اب اور دکھ نہیں سہہ سکتا
بیاں اپنی درد بھری روداد نہ کر

......☆☆......

میں ہر حال میں تیرا پیار پانا چاہتا ہوں
میں تیری محبت میں کھو جانا چاہتا ہوں

تیرے دل کی دنیا میں گر جگہ مل جائے
وہاں اپنا اک چھوٹا سا گھر بسانا چاہتا ہوں

سبھی کہتے ہیں تیرا پیار پانا ناممکن ہے
میں اپنی ہتھیلی پہ سرسوں جمانا چاہتا ہوں

......☆☆......

جس کے آگے ہم نے دل اپنا ہار ڈالا
اسی نے جدائی دے کر ہمیں مار ڈالا

اس کے پیار میں مجنوں کی طرح
اپنا لبادہ ہم نے بھی کر تار تار ڈالا

بڑا کٹھن تھا عشق کے سمندر کا سفر
اللہ کی مدد سے کر وہ بھی پار ڈالا

......☆☆......

میں کب تجھ سے کوئی ریاست چاہتاہوں
میں صرف اک تیری چاہت چاہتا ہوں

مدتوں سے یہ حسرت دل میں چھپا رکھی ہے
ایک بار تیرے چہرے کی کرنا زیارت چاہتا ہوں

تیرے دل میں اک چھوٹی سی ریاست چاہتا ہوں
یہ نہ سمجھنا کہ تیرے دل کی حکومت چاہتا ہوں

......☆☆......

اس کی ہر بات دل نشیں لگتی ہے
وہ کسی سنگار بنا حسیں لگتی ہے

اس کی ہر بات مجھ سے ملتی ہے
وہ میری کوئی ہم نشیں لگتی ہے

اندھیرے میں بھی وہ اُجالا کر دے
چاند جیسی اس کی جبیں لگتی ہے

......☆☆......

منظومات

تمام جہانوں کا جو کاتب تقدیر ہے

تمام جہانوں کا جو کاتب تقدیر ہے
میرے مقدر میں لکھی توحید کی لکیر ہے

اس کے سوا کوئی کسی کا مشکل کشا نہیں
فقط صرف اللہ ہی ہم سب کا دستگیر ہے

جو سب جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے
اک ان کے سوا کوئی اور نہ ہمارا پیر ہے

جو شرک کا کبھی مرتکب ہو نہیں سکتا
میرے مولا نے مجھے بخشا ایسا ضمیر ہے

اسے روحانی سکوں میسر ہو نہیں سکتا
جو شخص بدعات و خرافات کا اسیر ہے

میں عقائد میں کبھی سمجھوتہ نہیں کرتا
اس بات کی گواہ میری ہر تحریر ہے

کیسا مسلمان ہے

دورِ حاضر کا کیسا مسلمان ہے
جو اپنے پالنہار سے انجان ہے

اللہ کو چھوڑ کر غیر کو سجدے
جو ایسا کرتا ہے بڑا نادان ہے

جو شرک سے خود کو دور رکھے
اسی بندے کا پختہ ایمان ہے

اسی سے امیدیں وابستہ رکھو
جو ہستی مالک دو جہان ہے

میرے عقیدہ توحید سے وہ جلتے ہیں
مجھ پر اللہ کا بڑا احسان ہے

......☆☆......

میرے لبوں پہ

میرے لبوں پہ یہ صبح و شام رہتا ہے
صرف اپنے پروردگار کا نام رہتا ہے

اسے کوئی دشمن گزند نہیں پہنچا سکتا
جو بندہ کملی والے کا غلام رہتا ہے

اللہ ان کی ہر خواہش پوری کرتا ہے
جن کے ہونٹوں پہ درود و سلام رہتا ہے

اس گھر سے شیطان دور رہتا ہے
جہاں کوئی پڑھتا قرآن جیسا کلام رہتا ہے

جو اللہ رسول کی اطاعت کرتا رہے
وہ زیست میں نہ ناکام رہتا ہے

......☆☆......

جن لوگوں کا مقدر

جن لوگوں کا مقدر سرطان اور میزان ہے
ایسے لوگوں کا بہت ہی کمزور ایمان ہے

اپنی کنڈلیاں اور زائچے بنوانے والو
کیا تمہیں اصلی دین کی بھی پہچان ہے

پیر سے مستقبل کا حال دریافت کرتا ہے
یہ معاشرے کا تعلیم یافتہ جاہل انسان ہے

اے مسلماں کیوں ادھر ادھر بھٹکتا ہے
جب کہ تیرے پاس اللہ کا قرآن ہے

جو غیر جانب دار میری تحریر پڑھے گا
وہ فیصلہ کرے گا کتنا سچا میرا بیان ہے

......☆☆......

اپنی کہانی عجیب ہے

کیا سنائیں اپنی کہانی عجیب ہے
پیر بھائیوں کا ٹولہ اپنا رقیب ہے

توحید نام کی جو کتاب ہماری ہے
وہ ان کے سینوں پہ ضرب کاری ہے

حق بات کو یہ لوگ سہہ نہیں سکتے
ایسا لکھا نہ کر یہ کہہ نہیں سکتے

ہم میں سے جھوٹے پہ اللہ کی لعنت ہو
جو حق پہ ہے اس پہ خدا کی رحمت ہو

اپنی صفائی میں مزید کچھ کہہ نہیں سکتا
مگر سچ لکھے بغیر میں رہ نہیں سکتا

......☆☆......

اصل دین کیا ہے

اصل دین کیا ہے تجھے کسی نے سمجھایا نہیں
کسی استاد نے تجھے مذہب کا سبق پڑھایا نہیں

یا تو خرافات میں کھو کر دین سے اتنا دور ہوگیا
تعصب میں ڈوب کر تو اصل اسلام سمجھ پایا نہیں

شرک کرنے والا اپنا ٹھکانا جہنم میں کر لے
وہ جنت جا نہیں سکتا جس نے توحید کو اپنایا نہیں

سچے ولی تو کافروں کو مومن بناتے تھے
کون بچا ہے جس پر تم نے کفر کا فتویٰ لگایا نہیں

......☆☆......

میں نہ اگر

میں نہ اگر اتنا با ضمیر ہوتا
شاید میں بھی جعلی پیر ہوتا

شہنشاہ جیسی زندگی گزرتی
سب سے جاہل میرا وزیر ہوتا

میرے پاس بھی دولت ہوتی
میں پیروں کی طرح امیر ہوتا

مگر میں ایسا کر نہیں سکتا
اگر کرتا تو آج بڑا دلگیر ہوتا

جو مصیبت دیتا ہے وہی ٹالتا ہے
اللہ کے سوا کوئی نہیں دستگیر ہوتا

......☆☆......

غیر کے در پہ جو سر جھکایا نہیں کرتے

غیر کے در پہ جو سر جھکایا نہیں کرتے
وہ مصائب سے گھبرایا نہیں کرتے

جن لوگوں کو اللہ ہدایت نہ بخشے
وہ صراطِ مستقیم اپنایا نہیں کرتے

گمراہ لوگوں سے ڈر کر ہم اہل حق
اپنے عقائد کبھی چھپایا نہیں کرتے

صرف اللہ کے در سے مانگتے ہیں
کسی چوکھٹ پہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

......☆☆......

بزدلوں کی دوستی

بزدلوں کی دوستی کبھی ہوتی نہیں دلیروں سے
جنگل میں رہ کر دشمنی کرتے نہیں شیروں سے

یہ جاہل پیر مریدوں کو سچا دین کیا سکھائیں گے
جو خود نکل نہیں پائے جاہلیت کے اندھیروں سے

اسلام دشمن طاقتیں بھی اتنا زیاں کر نہ سکیں
جتنا اس دین کو نقصان پہنچا نام نہاد پیروں سے

جن لوگوں نے مذہب کو اپنا کاروبار بنالیا
خدا سب کو محفوظ رکھے دین کے ٹھیکداروں سے

نئی نسل پہ ان پیروں کی حقیقت عیاں ہو رہی ہے
وہ دور ہی رہتے ہیں پیٹ پرست دین داروں سے

......☆☆......

میری پڑوسن

اپنے بچوں پہ جب وہ چلاتی ہے
میرے گھر کی ہر دیوار ہل جاتی ہے

فون پہ جب گفت و شنید کرتی ہے
اپنے ننھے شوہر سے نہ ڈرتی ہے

گلی کے سب لوگوں کو ستاتی ہے
مجھ غریب پہ بھی ترس نہ کھاتی ہے

میرے ساتھ اسے خدا واسطے کا بیر ہے
اس کی بدولت میرا تو جینا قہر ہے

اب تو یہ جیون اک سزا لگتا ہے
کسی کی دی ہوئی بد دعا لگتا ہے

......☆☆......

ایک طرف مشرک دوسری طرف کافر

ایک طرف مشرک دوسری طرف کافر
دونوں کے درمیاں ہے میرا پیارا سا گھر

ان کو کیسے اسلام کی دعوت دوں
آج کل یہی بات سوچتا رہتا ہے اصغؔر

اللہ کب انہیں صراطِ مستقیم دکھائے گا
ہر پل اسی بات کی مجھے رہتی ہے فکر

مجھے میرے صبر کا پھل مل جائے
میرا مولا ان لوگوں کو ہدایت دے اگر

تُو ہر کسی کو اسلام کی دعوت دیتا جا
گر اللہ نے چاہا اُن پہ ہوگا تیری بات کا اثر

......☆☆......

جواپنے ربّ پہ

جو اپنے ربّ پہ پختہ ایمان رکھتے ہیں
وہ جعلی پیروں کی پہچان رکھتے ہیں

اکیلے ہی گمراہ مریدوں سے لڑ رہے ہیں
دشمن کی نظر میں اونچی شان رکھتے ہیں

جاہل پیروں کی رہنمائی کی حاجت نہیں
ہم لوگ اپنے پاس اللہ کا قرآن رکھتے ہیں

دین میں کسی قسم کا اضافہ کرنے سے قبل
اپنے سامنے پیارے نبیؐ کا فرمان رکھتے ہیں

پیروں کا کاروبار کہیں بند نہ ہو جائے
اسی لیے مریدوں کو دین سے انجان رکھتے ہیں

......☆☆......

قطعات

وہ جو چلا گیا ہے

وہ جو چلا گیا ہے میرے دل کو کر کے پاش پاش
اب فون پہ پوچھتا ہے آئی تو نہیں کوئی خراش

اس کے کفن دفن میں کوئی میری مدد کو آئے گا
میرے آنگن میں جو ارمانوں کی پڑی ہے لاش

......☆☆......

میرا محبوب

میرا محبوب ہی جب سنتا نہیں آہ و فغاں میری
اسے کیا خبر کیسے گزر رہی ہے عمر رواں میری

اس کے سوا کسی اور کا یہ نام ہی نہیں لیتی
اسی کے نام کا ورد کرتی رہتی ہے زباں میری

......☆☆......

حُسن و جمال

مجھے جب اس کا خیال آتا ہے
سامنے اس کا حسن و جمال آتا ہے

دل جب جاتا ہے اس کے کوچے میں
ہر بار غم سے ہو کے نڈھال آتا ہے

......☆☆......

مسکرانے کی بات نہ کر

درد کے ماروں سے مسکرانے کی بات نہ کر
ہم خانہ بدوشوں سے آشیانے کی بات نہ کر

میری زیست پہلے ہی غموں سے بھری پڑی ہے
میرے سامنے کوئی رونے رلانے کی بات نہ کر

......☆☆......